ما شاء الله لا قوة الا بالله

در بیان معلومات قرآن از بهترین تصنیفات جناب شیخ قاری نور محمد صاحب متخلص به ندیم مولود خوان کلکته

اعجاز قدم حق

در ذکر

معراج رسول برحق

۱۳۱۸ھ

باهتمام هیچمدان عاجز محمد عبد الغفار تاجر کتب و مالک مطبع مصطفائی واقع کلکته سندریاچی نمبر ۵۵

مطبع مصطفائی واقع کلکته مطبوع گردید ۱۳۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیدا ہے ہر ایک چیز سے وہ خالق جہان | گنج نہاں کی طرح سے نظر سے نہان
[illegible] ہو سکے اوسکا نہ تہا امکان | انسان ضعیف و زار سے حمد و ثنا [illegible]

تھا نہیں ہیولی کی کسی شے کی ابتدا
جلوہ نمائی کرتا تھا وہ لا شریک لا

[illegible] میں جب کسیکا نہ ظاہر ظہور تھا | وہ نور جلوہ گر تھا نہیں اور نور تھا
انسان کا نام تھا نہ نشان ظہور تہا | اوس نور کو نمود جہان کا سرور تھا

اک نقطہ کن سے عالم امکان بنا دیا
ہر شے میں اے ندیم وہ جلوہ دکھا دیا

[illegible] جھک گئے اب زر [illegible] | لکھ تو [illegible] صلی علی
[illegible] معجزہ بیان آپکی [illegible] | یارو پڑھو یہ [illegible] صلی علی

بیان معجزات سرور کائنات

اول معجزہ تو آپ کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپکے واسطے قرآن شریف بھیجا [illegible]
اور جو پیغمبر صاحب کتاب ہوئے اور انکو بھی اللہ تعالی کی کتاب [illegible]

ون کتابونکو اللہ تعالیٰ نے نظر مردم سے نہان کردیا مگر جو کتاب یعنی قرآن
ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے بہی وہ ابتک ہم لوگون مین
موجود ہے اور قیامت تک انشاء اللہ تعالیٰ رہیگی اور دوسرا معجزہ آپ کا
معراج شریف ہے گوکہ معراج حضرت موسیٰ کو بہی ہوئی ہے لیکن فرق اتنا
ہے کہ حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر جو ایک پہاڑ ہے اوسپر معراج ہوئی اور ہمارے
حضرت کو عرش معلیٰ پر معراج ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے رہنے کا خاص مقام ہے

موسیٰ کو فرش خاک پر آپکو عرش پاک پر	وصل خدا عطا ہوا صلی علی محمد

اور معجزہ شق القمر کا تو مشہور ہے کہ ابوجہل اور ایک یہودی دونون ملکر
ایک رات آپکے پاس گئے اور بولے کہ اے محمد اسوقت ہم لوگونکو کوئی نیا معجزہ
دکھاؤ جو ہم لوگون نے ندیکھا ہو تب [illegible] جانونگا وگرنہ جھوٹا
گردانونگا یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو اور کونسا معجزہ طلب
کرتے ہو - اوسوقت ابوجہل نے اپنے ساتھ والے یہودی سے پوچھا کہ تم
بتلاؤ اسوقت انسے کونسا معجزہ طلب کردن یہودی بولا کہ اے ابوجہل
یہ تو تم جانتے ہو کہ محمد بہت بڑے جادوگر ہین انسے کہو کہ چاند کو پہاڑ دین
یعنے دو ٹکڑے کر دین کیونکہ آسمان پر کسی جادوگر کا جادو نہین چلتا ہے
یہ بات یہودی کی سنکر ابوجہل نے حضرت سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ چاند
کو دو ٹکڑے بنادین جسوقت حضرت نے ابوجہل کا یہ کلام سنا کلمہ کی اونگلی
اوٹھائی اور چاند کیطرف اشارہ کیا کہ اے چاند پھٹ جا یعنے دو ٹکڑے
ہوجا اوسیوقت چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور دونون ٹکڑون مین اتنی دور
کا فاصلہ ہوگیا کہ کوہ حرا جو عرب مین ایک پہاڑ ہے وہ اون دونون ٹکڑون
کے بیچ مین آگیا یعنے ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوس طرف نظر آتا تھا اور ایک

ٹکڑا اسطرف نظر آتا تہا یہ دیکھکر ابوجہل نے کہا کہ اے محمدؐ اس سے کہو کہ اب ملجاے یعنی جیسا تہا ویساہی ہوجاے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو پھر اشارہ کیا کہ اے چاند ملجا اوسیوقت دونون ٹکڑے آکر ملگئے اور چاند پورا ہوگیا مگر ابوجہل کافر ازلی تھا وہ کاہیکو ایمان لاتا بولا کہ محمدؐ نے جادو کرکے میری نظر کو باندہ دیا کہ مجھکو چاند دو ٹکڑے نظر آیا حتی کہ آنے جانے والے مسافرون نے بھی گواہی دی مگر ابوجہل یہی کہے گیا کہ محمدؐ نے جادو کیا لکہا ہے کہ یہ واقعہ کئی کوس کے درمیان مین گذرا یعنی کئی کوس تک چاند دو ٹکڑے نظر آیا یہودی جو ابوجہل کے ساتھ تھا وہ تو اس معجزہ کو دیکھکر اوسیوقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لاکر مسلمان ہوا اور کہنے لگا۔

سچے نبی ہوا ے نبی فرق نہین اک ذری
بولا یہودی بر ملا صلے علی محمدؐ

ہوش مد [illegible]
کو سیدھا کردیا اوسوقت تو وہ دیو آپکے قربان ہوکر یون کہنے لگا۔

آپنے اے شہ زمان قید الم سے بیگمان
آج مجھے رہا کیا صلی علی محمدؐ

معجزہ راوی لکھتا ہے کہ حضرت جابرؓ حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکہتے تھے اور آپکے اوپر اپنا جان و مال صدقے کرتے تھے حتی کہ حضرت جابرؓ کے دو لڑکے نہایت خوبصورت تھے اونسے بھی زیادہ حضرت جابرؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ عزیز رکھتے تھے اور آپکی محبت کا دم بہرتے تھے ایک روز حضرت جابرؓ نے حضرت کی دعوت کی اور تمام سامان دعوت کا بہم پہونچایا اور ایک بکری بھی لاکر ذبح

تمام اونٹ کھڑے ہوگئے اوسوقت آپنے ایک کجاوے کوکھولکر دیکھا
تو کیا دیکھا کہ اوسمین انڈے بھرے ہوے ہین اور اون انڈون مین
چھوٹے چھوٹے تالے لگے ہوے ہین حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انڈون مین سے یہی ایک انڈے کے تالے
کو کھولکر دیکھئے تب آپنے ایک انڈے کے بھی تالے کو کھولکر دیکھا تو خدا کی
قدرت نظر آئی یعنے اوس انڈے کے اندر اسیطرح کی ایک دنیا آباد پائی
جیسے کے یہ دنیا آباد ہے حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بس اب اسکو بند کردیجئے آپکی فکر دفع ہوگئی اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ مین نے صرف اسی دنیا کو نہین پیدا کیا ہے بلکہ ایسی ایسی لاکھون دنیاؤن
کو تیرے طفیل سے ہویدا کیا ہے جو اس دنیا کے آدمیون کی آنکھون سے
چھپی ہوی ہے -

کمنہ ہائی حدیاب [illegible] ب الجمیل

کا تو داغ تہاہی دوسرے لڑکے کا بھی داغ ہوا اس حالت دیکھتے ہی
کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئین لیکن حضرت کی محبت اور دعوت کا خیال کر کے اوٹھین اور دونو
لڑکون کی لاشون کو اوٹھا کر اپنے مکان کے کسی کونے مین چھپا دیا اور کہانا
پکانے مین مصروف ہوگئی اے بہائی مسلمانون محبت اسکو کہتے ہین کہ
اوس نیک بی بی نے اپنے لڑکون کا غم بہولا کر حضرت کی دعوت کے خیال کو
قائم رکھا اتنے مین حضرت جابرؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے
مکان مین آئے اور حضرت جابرؓ کی بی بی نے حضرت کے سامنے کہانا لاکر رکھا
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی حضرت جابرؓ کے لڑکون کے حال سے
پہلے ہی واقف ہو چکے تھے پوچھا کہ تمہارے لڑکے کہان ہین حضرت جابرؓ کی

دیونے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا احوال یہ ہی کہ ایک روز
میرا سمندر کی طرف گذر ہوا دیکھا مین نے کہ ایک لڑکا ایک کشتی پر اکیلا
بھتا چلا جاتا ہے مینے ارادہ کیا کہ مین اوس لڑکے کو اوٹھا لاؤن جب اوسکے
پاس پہونچا اور اوسکے اوٹھانے کا ارادہ کیا تو اوس لڑکے نے میرے
ایک تھپیڑ اس زور سے مارا کہ میرا منھ ٹیڑھا ہوگیا اور میرے ہاتھ باندہ دیئے
اوسوقت سے اسوقت تک میری یہی کیفیت ہے چنانچہ حضرت آدم کے
زمانہ سے لیکر حضرت کے زمانہ تک جتنے دنیا مین پیغمبر ہوے مین سب
کے پاس گیا لیکن کسی سے نہ میرے ہاتھ کھلے نہ منھ سیدھا ہوا اور میرے
بیہوش ہوکے گرنیکا یہ سبب ہے کہ آپنے جس آدمی کو میرے ہاتھ
کھولنے کیواسطے بلایا تھا اس آدمی اور اوس لڑکے کی صورت مین مینے
کوئی فرق نہین پایا اسوجہ سے میرے اوپر خوف غالب ہوا اور مین بے
[illegible] دیکھکر گبھرایا یہ سنکر حضرت [illegible] ہاتھ کھول دیے اور منھ
[illegible] دونون لڑکون کی لاشون پر پہونچے تو آپنے آب

التجا ہے ای داور آئے جب [illegible] دعا	[illegible] ہے بر محمد [illegible]
وقت جب آوی پرسش کا آپسے ہے یہ التجا	لینا مجھ عاصی کو بچا محمد شفیق اللہ
مالک جنت ہو تم شافع امت ہو تم	باعث رحمت ہو تم محمد نبی اللہ
صرف الف ہی سر نامہ احمد کا اور اللہ کا	یک رنگی کلے نقشہ محمد ہم نام اللہ
کرلو یارو بندگی ہو نہ وہان شرمندگی	اور رکھو تا زندگی محمد طبیب اللہ
اکدن مرکر یا غربت قبر کی دیکھو ظلمت	ذکر کرو یہ ساعت محمد انوار اللہ
بھائی بہن اور ماتا پتا کوئی نہین ہوگا اپنا	ہونگے شفیع روز جزا محمد بن عبد اللہ

گوکہ گنہ سے ہے مجہول اب ندیم زار ملول
ورد یہ کر یا رب مقبول محمد رسول اللہ

کی اور اپنی بی بی کو گوشت وغیرہ صاف کرکے واسطے پکانیکے دیکر کسی دوسر
کام کو چلے گئے چنانچہ بکری کے ذبح ہونیکی کیفیت کو اون دونون لڑکون
نے بھی دیکھا تھا اور بکری کے ذبح ہونیکو وہ دونون بہائی کھیل سمجھے تھے
جب تخلیہ ہوا تو اون دونون لڑکون نے آپسمین صلاح کی کہ آؤ بہائی یہ
کھیل تو بڑا اچھا ہے ہم لوگ بھی کھیلین بس یہ صلاح کرکے چھوٹا بہائی
نیچے لیٹا اور بڑا بہائی چھری لیکر اوسکے سینہ پر چڑھا اور فوراً چھری چھوٹے
بہائی کی گردن پر پہیر دی یعنے بہائی کو بہائی نے ذبح کر ڈالا اوسکی مان
یہ ماجرا دیکھکر روتی ہوئی بڑے لڑکے کیطرف دوڑی کہ ارے تو نے یہہ کیا
غضب کیا وہ لڑکا مان کے ڈر سے دوڑ کر کوٹھے پر چڑھ گیا مان کی محبت
تو بہت بڑی ہوتی ہے وہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے دوڑ مار کر کوٹھے پر چڑھ گئی
جب اوس لڑکے نے دیکھا میری مان یہان بھی آگئی تو وہ لڑکا فوراً کوٹھے پر سے
کود پڑا اور زمین پر گرتے ہی مرگیا جب حضرت جابرؓ کی بی بی کو ایک لڑکے
کی راہ مین بے ملزامت عاصی کے حق مین دعا کرتا جایہ سنکر حضرت
پس اس اواز کو سنتے ہی المنجد لطیون فی درد دیکھا کر ماں باپ اوٹھی لڑکے بوڑھے سبکے سب
رونے لگے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کر دست مبارک ٹہلا کر
اپنے سینے سے اوسکو لگا لیا۔

بولے یہ شاہ بحر و بر کرتا نہ پیار اسکو گر		دیتا یہ حشر تک صدا صلی علی محمدؐ	

ایکبار رسول خدا صلعم بتسیر پہاڑ پر واسطے سیر کے تشریف لیگئے کافران پر جفا دشمن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم موقعہ ڈھونڈھتے ہوئے اودھر آنکلے اوسوقت کوہ حرا جو اوسکے قریب تھا
اوس پہاڑ کے اندر سے آواز پیدا ہوئی ۔سے دشمن دین یا نبی آتے ہین آج بھر کین ٭ آؤ یہان
پیارے خدا صلی علی محمدؐ ٭ ایکبار ابوجہل کافر کچھ کنکریان اپنی ہاتھ مین لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ صلعم

دیو نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا احوال یہ ہی کہ ایک روز میرا سمندر کی طرف گذر ہوا دیکھا مین نے کہ ایک لڑکا ایک کشتی پر اکیلا بھتا چلا جاتا ہے مینے ارادہ کیا کہ مین اوس لڑکے کو اوٹھا لاؤن جب اوسکے پاس پہونچا اور اوسکے اوٹھانے کا ارادہ کیا تو اوس لڑکے نے میرے ایک تھپڑ اس زور سے مارا کہ میرا منھ ٹیڑھا ہو گیا اور میرے ہاتھ باندہ دیئے اوسوقت سے اسوقت تک میری یہی کیفیت ہے چنانچہ حضرت آدم کے زمانہ سے لیکر حضرت کے زمانہ تک جتنے دنیا مین پیغمبر ہوے مین سب کے پاس گیا لیکن کسی [illegible] میرے ہاتھ کھلے نہ [illegible] بیہوش ہو گئے ... کیا یہ سبب ہے کہ آپنے جس آدمی کو میرے ہاتھ کہولنے کیواسطے بلایا تھا اس آدمی اور اوس لڑکے کی صورت مین بیچ کوئی فرق نہین پایا اسوجہ سے میرے اوپر خوف غالب ہوا اور مین بے [illegible] گر پڑا یہ سنکر حضرت [illegible] کے ہاتھ کہول دئے اور منہ [illegible] دونون لڑکون کی لاشون پر پہونچے تو آپنے آب [illegible] دعا [illegible] محمد [illegible]

وقت جب آوے پرسش کا آپ سے ہے یہ التجا	لینا مجھ عاصی کو بچا محمد شفیق اللہ
مالک جنت ہو تم شافع امت ہو تم	باعث رحمت ہو تم محمد نبی اللہ
صرف الف ہی سر نامہ احمد کا اور اللہ کا	یک رنگی کلے نقشہ محمد ہم نام اللہ
کر لو یارو بندگی ہو وہان شرمندگی	اور رکھو تا زندگی محمد طبیب اللہ
اک دن مر کر یا غربت قبر کی دیکھو ظلمت	ذکر کرو یہ ساعت محمد انوار اللہ
بھائی بھن اور ماتا پتا کوئی نہین ہوگا اپنا	ہونگے شفیع روز جزا محمد بن عبد اللہ

گو کہ گنہ سے ہے مجہول اب ندیم زار ملول
ور دیہ کر یا رب مقبول محمد رسول اللہ

کی اور اپنی بی بی کو گوشت وغیرہ صاف کرکے واسطے پکانیکے دیکر کسی دوسرے
کام کو چلے گئے چنانچہ بکری کے ذبح ہونیکی کیفیت کو ان دونون لڑکون
نے بھی دیکھا تھا اور بکری کے ذبح ہونیکو وہ دونون بھائی کھیل سمجھے تھے
جب تخلیہ ہوا تو ان دونون لڑکون نے آپسمین صلاح کی کہ آؤ بھائی یہ
کھیل تو بڑا اچھا ہے ہم لوگ بھی کھیلین بس یہ صلاح کرکے چھوٹا بھائی
نیچے لیٹا اور بڑا بھائی چھری لیکر اوسکے سینہ پر چڑھا اور فوراً چھری چھوٹے
بھائی کی گردن پر پھیر دی یعنے بھائی کو بھائی نے ذبح کر ڈالا اوسکی مان
یہ ماجرا دیکھکر روتی ہوئی بڑے لڑکے کیطرف دوڑی کہ ارے تونے یہ کیا
غضب کیا وہ لڑکا مان کے ڈر سے دوڑ کر کوٹھے پر چڑھ گیا مان کی محبت
تو بہت بڑی ہوتی ہے وہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے دوڑ مار کر کوٹھے پر چڑھ گئی
جب اوس لڑکے نے دیکھا میری مان یہان بھی آگئی تو وہ لڑکا فوراً کوٹھے پر سے
کود پڑا اور زمین پر گرتے ہی مرگ[illegible]ضرت جابرؓ کی بی بی کو ایک لڑکے

بی بی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکے کہین کھیلتے ہونگے
آپ کہانا نوش فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین جبتک تمہارے لڑکے نہ آئینگے
کہانا نہ کہاؤنگا اوسوقت حضرت جابرؓ نے اپنی بی بی سے بہت اصرار سے پوچھا
کہ تمہین معلوم ہے لڑکے کہان گئے ہین تب حضرت جابرؓ کی بی بی نے حضرت
جابرؓ سے خلاصہ حال بیان کیا کہ لڑکون پر تو ایسی کچھ واردات گذری یہ سنکر
حضرت جابرؓ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا حضرت
آپ کہانا کھائیے لڑکے بھی آجائینگے آپ نے فرمایا کہ یہ مجھسے ہرگز ہرگز نہوگا کہ بغیر
تمہارے لڑکونکو ساتھ لئے ہوئے کہانا کہاؤن کیونکہ مجھے حکم خدا یہی ہی اوسوقت
اون دونون میان بی بی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکے
تو آپ پر سے صدقے ہو گئے آپنے فرمایا کہ مجھے تمہارے لڑکون کا حال پہلے
سے معلوم ہے اچھا مجھے اونکی لاشون کو دکھلاؤ تب اون دونون نے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر [illegible] ون لڑکون کی لاشون کو دکھلایا

تو گلی آپنے اون ہڈیون پر کی فورًا وہ بکری بھی زندہ ہو گئی جو آپ کے کہانے کیواسطے ذبح کی گئی تھی جبے دیکھکر حضرت جابرؓ کے لڑکے کھیل بیٹھے تھے اس معجزہ کو دیکھکر جتنے آدمی دعوت مین حضرت کے ساتھ شریک تھے سبکے سب یہ کہنے لگے

دیکھ لی شان آپکی بات یہ عیسیٰ مین نہ تھی
شاہد ہے رب دوسرا اصلی علی محمد

روایت ہے کہ ایک دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے یہان جاکر کہا کہ بیٹی کچھ کھانیکا ہے جناب فاطمہ زہرہؓ نے کہا باباجان حسنؑ حسینؑ بچے میرے دو دنکے فاقہ سے ہین اور شیر خدا تین دن سے اور مجھکو چار روز کا فاقہ ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ بیٹی سبب کیا اللہ نے تو دنیا کی برکت تمہین عنایت کی ہے جناب فاطمہ زہرہؓ نے کہا سچ ہے شیر خدا مجھکو زر و جواہر سب کچھ لاکر دیتے ہین اور کہتے ہین جو جی چاہے خرچ کیجیو مگر فقیر آوے تو نہ پھیریو باباجان فقیر ونکو دیتے لیتے رہتے ہین حتی کہ اگر دو روٹی لیکر بچونکو کھلانے بیٹھی اور اوسوقت کوئی فقیر آگیا اور ادہر اودہر کچھ نہ ملا تو بچونکے سامنے کی روٹی فقیر کو اوٹھا دیتی ہون اور کہتی ہون بے خدا کی راہ مین نے مگر امت عاصی کے حق مین دعا کرتا جا یہ سنکر حضرت [illegible]

اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاتھ مین کیا ہے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کہدین تیرے ہاتھ مین کیا ہے یا تیرے ہاتھ مین جو کچھ ہے وہی کہو کے مین کون ہون ابو جہل نے کہا کہ اگر ہمارے ہاتھ کی چیز گواہی دے کو سبحان اللہ پھر پوچھنا ہی کیا ہے ۔

حکم نبی سے اوسنگریزی بولی ہر ایک کنکری
آپ ہین سبکے پیشوا صلی علی محمدؐ

ایکبار جنگل مین حضرت نے کار ضروری کے واسطے جائے پوشیدہ جب نپائی تو تین درخت جو ایک دوسرے سے دور تھا اون تین درختون کو اشارہ کرکے بلایا ہے

حکم نبی سے جلد تر تینوں درخت آنکر
پردے مین اپنے لے لیا صلی علی محمدؐ
بعد فراغت آپنے حکم کیا ہر ایک سے
تینون نے جاتے دم کہا صلی علی محمدؐ

ایک بے دین حضرت کے قریب آکر کہا کہ میرا لڑکا اگر زندہ ہو تو مین آپ پر ایمان لاؤن حضرت اوس لڑکے کے قبر کے سرہانے کھڑے ہوے اور اوسکا نام لیکر پکارا قدرت خدا سے اوس قبر کے اندر سے آواز آئی ۔

آفرین اے رسول رب جینے کی خواہش نہ اب رہی
مردے کے باپ نے کہا صلی علی محمدؐ

ہمارے نبی رسول پاک کے سر پر سے کبھی کسی پرندہ کا گذر نہین ہوا دھوپ کے وقت ابر سایہ کرتا تھا ۔

سایہ رسول پاک کا جبکہ نہ تھا تو پھر بھلا
کون ہے ثانی آپکا صلی علی محمدؐ

ایک اصحاب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب ہم لڑکے تھے تو مجھپر اوبلتی ہوئی دیگ گر پڑی تھی بدن میرا جلگیا تھا اوسیوقت مجھکو میرے باپ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے گئے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لو آب دہن میرے زخمون پر لگا دیا ۔

ملتے ہی تھوک بہ ٹانٹنڈا ہا بدن ہوا		دیکھ کے سب نے یہ پڑھا صلی علی محمد

ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشا کے قتادہؓ کو اپنے شامل لیکر اپنے گھر آنے لگے رات بہت اندھیری تھی ہاتھنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی اندھیاری ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خرمے کی سوکھی ڈالی توڑ کر میرے ہاتھ مین دیدی جیسے ہی وہ ڈالی ہاتھنے اپنے ہاتھ مین لی مشعل کی طرح روشن ہوئی چار جانب دس دس گز تک روشنی نظر آتی جاتی تھی حضرت کو پہونچا کر جب قتادہ اپنے مکان کے دروازہ پر پہونچے روشنی خود بخود موقوف ہو گئی اوس وقت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کیطرف دیکھکر اسطرح سے کہا ۔

قبر کا حشر دنار کا دلمین ہوا نکی خوف کیا		خبکا وظیفہ ہے سدا صلی علی محمد

تبوک کی لڑائی مین اصحابون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی لشکر مین باقی نہین رہا ہر ایک پیاس سے عاجز ہوا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک پیالہ پانی لاؤ صحابہ صراحیون سے ایک ایک قطرہ نچوڑ کر ایک پیالہ پانی جمع کر کے لائے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو اوس پانی مین ڈوبا کر اوٹھالیا اور کہا جبتک پانی نہ ملے ہر ایک اسی پیالہ سے پانی پئے

انگلیون سے سروبی جب پانی بہا بفضل رب		دیکھکے سب نے یہ پڑھا صلی علی محمد

ایک اونٹ نے حضرت سے یہ عرض کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا مالک عشا کی نماز نہین پڑھتا قبل عشا کی نماز کے سوجاتا ہے ڈرتا ہون کہ کہین اللہ اوسپر غضب نازل نکرے اور شامل اون کے مین بھی پکڑا جاؤن ۔

سنکے کلام اونٹ کا ہوئے صحابہ برملا		نیند بری ہے قبل عشا صلی علی محمد

حضرت امیر حمزہ جنگل مین ایک ہرن کو واسطے پکڑنے کے دوڑے وہ ہرن بھاگتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ آپ ہمکو پکڑنے آتے ہین آپ کے بھتیجے محمدؐ نبی حبیب خدا پیدا

ہوئی ہین اونکی مدد کو جانیے یہ سنتے ہی حضرت امیر حمزہ لوٹ کر آئے اور —

سنکے یہ حق کا یہ کلام پیش رسول ذوالکرام
حمزہ نے یہ سخن پڑہا صلی علی محمدٍ

ایکشخص اپنی اندھی بیٹی کو حضرت کے پاس لایا حضرت نے اپنا دست مبارک اوسکی دونون آنکھون پر پھیرا قدرت خدا سے آنکھین اوسکی کھل گئین پھر تو وہ لڑکی حضرت کے قدمونپر آنکھین ملتی تھی اور کہتی تھی

آنکھونمین نور دیدیا کب یہ امید تھی بھلا
دم مین ہوئے روشنی عطا صلی علی محمدٍ

ملک طبرستان مین ایک قوم اللہ کی وحدانیت کے قایل تھے مگر حضرت رسول پاک صلعم کی نبوت یعنی پیمبری کے قایل نہ تھے قدرت خدا سے ایک پیڑ وہان پیدا ہوا اوسمین صاف لکھا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہ جتنے تھے منکر نبی دیکھتی بصد خوشی کلمۂ پاک پڑہ لیا صلی علی محمدٍ کتاب اعجاز محمدی مین لکھا ہی کہ کسی ملک مین ایکدرخت تھا جنکے پتون پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ ہے محمد رسول اللہ اُس اطراف کے ہراک آدمی بت پرست تھے عداوت کی راہ سے درخت کو پہلے مرتبہ جڑ سے اوکھاڑ کر جلادیا کچھ روز مین پھر وہان اوسیطرح درخت پیدا ہوا تب توسب نے ملکر اوس درخت کو جڑ سے اوکھیڑ کر وہان رانگ گلا کر ڈالدیا قدرت خدا سے اوسی رانگ مین ایک درخت پیدا ہوا اور اوسکے پتونمین اوسیطرحسے کلمہ لکھا تھا تب تو ہرایک نے سر جھکا کر کہا —

جتنے تھے وانپہ بت پرست ہوگئے سب وہ حق پرست
کلمہ پڑہا رسول کا صلی علی محمدٍ
عشق نبی سی ای ندیم اپنا یہ دل ہی جب دونیم
کیون نہ پڑھین یہ سب سدا صلی علی محمدٍ

سبحان اللہ حسن و جمال آپکا ایسا تھا کہ باوجود بنانیکے خود خدا کو قدرت شیدا ہوئی

دیکھکے حسن آپکا دیتی ملک تھی یہ سدا
تمسا نہین ہی دوسرا صلی علی محمدٍ

روے زیبا سے شعاع آفتاب تجلی پیدا چہرۂ پرضیا پر صفا سے ضیائی حقیقی ہویدا —

روے مبارک آپکا کان ضیا تہا برملا
کہنا ہے یہ سخن بجا صلی علی محمدٍ

سر مبارک آپکا بدرجہ اعتدال تھا مخزن فضل و کمال تھا

سر تھا قریب کلان سروری جس سے تھی عیان
حلقے بین گویا بنا ہوا صلاصل علی محمدٍ

بال آپکے نہ بہت سیدھے تھے نہ گھونگھر والے درازی مین کبھی کانون تک اور کبھی کاندھے تک

بالونکی بوسے ہیگیان خوش تہا دماغ انس و جان	پڑھتے تھے یہ ہی بر ملا صلی علی محمد

پیشانی نور کی نشانی بعینہ شقۂ قمر نصف چاند کی طرح منور ابرو پیوستہ قتل عشاق پر کمر بستہ۔

طاق حرم تہا بالیقین ابروی ختم مرسلین سجدہ گھے بشر بنا صلی علی محمد

چشم مخمور نشۂ حسن مین چور او سمین سرخ سرخ ڈورے گنج زعفرا کے توڑے لطف یہ کہ بغیر سرمہ کے سرمگین رشک دہ غزال چین مژگان سیاہ خونریزی کی گواہ۔

نرگس ہوئی نہ روبرو شرم سے باغمین کبھو	ایسی تھی چشم مصطفی صلی علی محمد

نگاہ کثرت حیا سے اکثر نیچی رہتی بینی پاک حسن کی ناک بلند و مرتفع نہایت خوش قطع گوش حق نیوش بہت خوش اسلوب نہایت خوب آئینۂ رخسار برابر و ہموار ایسے بیمثال کہ جسکی والشمس و والضحی دو گواہ حال رنگ رخسار سرخی آمیز

رخ کلی ہے شان والضحی لکھون زیادہ اس سے کیا	دیکھا جسنے پڑھ لیا صلی علی محمد

لب ہائے شیرین و نمکین زبان اعجاز بیان سراسر مفسر قرآن۔

آپ تھے افصح العرب صلی علی حبیب رب	معجزہ ہر سخن ہوا صلی علی محمد
سرخی لب سے بر ملا لعل یمن خجل ہوا	آپ کے اے شہ ہدا صلی علی محمد

دہان شریف نہایت لطف گوہر بار دندان پر از انوار ریزدان جب آپ تبسم فرماتے دیوار و در روشن ہوجاتے چاہ ذقن مثل چاند روشن ڈاڑھی بہت گھنی پاک سینہ شریف بیاض گردان برنگ نقرہ لطیف اونچے شانے گول بازو بغل بے بدل ہاتھ نرم و نازک رشک حریر و دیبا کف دست پر ضیا غیرت ید بیضا درمیان شانون کے مہر نبوت دلیل رسالت پشت پر روشن نہایت شفاف شکم بے مو مثل نقرہ صاف حلقۂ ناف لاثانی گرداب آب زندگان نزاکت موے کمر تار نظر سے باریک تر۔ خوشبوے جسم اطہر مشک سے زیادہ معطر

قدم شریف پاک وصاف آلودگی گرد سے شفاف۔

ہر عضو تھا حباب کا نور کے سانچے مین ڈہلا ۔۔۔ وصف لکھیگا کوئی کیا صلی علی محمدؐ

قامت زیبا نہایت خوش انداز نہ بہت پست نہ بہت دراز پسینے مین گلاب کی خوشبو جس کوچہ سے آپکا گذر ہوتا وہ کوچہ خوشبو سے معطر ہوتا بلکہ شل غنچۂ شگفتہ مہکتا ڈھونڈھنے والا اس سلسلہ سے آپ تک پہونچتا سا آفی ہی لکھتا ہے کہ ابتک مدینہ منورہ کے در و دیوار سے ایسی خوشبو آتی ہے جسکے سامنے تمام جہان کی خوشبو شرماتی ہے لیکن دماغ ارادت چاہیئے

ختم کر حلیہ اے ندیم ہو کے خدا پہ مستقیم ۔۔۔ مانگ خدا سے اب دعا صلی علی محمدؐ

مسلمانون یہ معجزا سواے ہمارے نبی کے اور کسی پیغمبر کو نہین نصیب ہوا وہ یہ کہ آپکا قد مبارک سایہ نرکھتا تھا۔

نور تھا جسم مصطفےٰ صلی علی محمدؐ ۔۔۔ سائے کا نام تک نہ تھا صلی علی محمدؐ

دوسرے یہ کہ آپنے چاند کو ایک اشارہ سے دو ٹکڑے کیا۔

کرکے اشارہ اک ذرا ٹکڑے مہ فلک کیا ۔۔۔ طفلی مین انگشت سے بدا صلی علی محمدؐ

روایت ہے کہ ایک شخص ایک لڑکے کو آپ کے پاس لایا جو اوسی دن پیدا ہوا تھا اور کہا کہ اگر یہ لڑکا آپ کو نبی کہے تو مین نبی جانو آپنے اوس لڑکے سے پوچھا کہ اے لڑکے مین کون ہون۔

بولا وہ لڑکا مرحبا اپنی زبان سے برملا ۔۔۔ تم ہو رسول دوسرا صلی علی محمدؐ

روایت ہے کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ پر تشریف رکھتے تھے کہ ابوجہل بھی اپنے چند یاردن سمیت اوسی پہاڑ پر پہونچا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا کہ یا حضرت اسوقت اس مقام پر ایک درخت اس طرح کا پیدا ہونا چاہیئے کہ جڑ اوسکی چاندی کی اور ڈالیان سونیکی اور پتے

زمرد کے اور پھل موتی کے ہون اور اوسکے اوپر ایک جانور خوشنما بیٹھا ہو جو آپکا کلمہ پڑھتا ہو جب مین آپکو نبی جانون اور رسول گردانون پس آپنے دست دعا اوٹھایا درخت زمرد دین دکھایا جانور کلمہ پڑھتا ہوا نظر آیا -

حکم نبی سے بر ملا نخل مع پرندا وگا
اوسپہ وہ طیر گویا تھا صلے علی محمدؐ

معجزہ ایک عورت اپنے لڑکے کو آپ کے پاس لائی اور عرض کیا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جنون ہو گیا ہے آپنے اپنا دست مبارک اوسکے سر پر پھیرا فورًا دیوانہ پن دور ہو گیا تب وہ عورت خوش ہو کر کہنے لگی

حق کے ندلیہ آپ ہین میرے کریم آپ ہین
اے شہ دافع بلا صلے علی محمدؐ

حالات معراج شریف

حال معراج سناتا ہون سنو آج کی رات
سنکے حال شب معراج محمدؐ یارو
شک ذرا سا بھی نہ اس ذکر مین لائے کوئی
مومنو سنکے ذرا صاحب معراجکا نام
جسکے باعث سے عطا ہوگا ہمین خلد ندلیہ

سنکے اے دوستو صلواۃ پڑھو آجکی رات
مثل صدیق کے صدقت کہو آجکی رات
بوجہل سا کوئی زندیق نہ ہو آجکی رات
تر زبان اپنی درود و دنسی کرد آجکی رات
اونکی معراج کا مذکور سنو آجکی رات

در بیان معراج شریف

اے بھائی مسلمانون جاننا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو زمین و آسمان سے یہ مباحثہ ہوا یعنے زمین و آسمان دونون اپنی اپنی بڑائی اور بزرگی بیان کرتے تھے اور ایک دوسرے پر فخر کرتا تھا آسمان

کہتا تھا وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا یعنے مین بلندی رکھتا ہون تو زمین جواب دیتی تہی وَجَعَلَ الْاَرْضَ بِسَاطًا یعنے مین پستی رکھتی ہون آسمان نے کہا مین وہ وجود رکھتا ہون جو دُر مجھے دیتا ہے مین او سیکو بخشتا ہون زمین نے کہا مین وہ وجود رکھتی ہون کہ جو لوگ مجھپر چلتے پھرتے ہین مین اونکا بوجھ اوٹھاتی ہون آسمان نے کہا مجھ مین انوار ہین زمین نے کہا مجھ مین اسرار ہین آسمان نے کہا مجھ مین ستارے روشن ہین زمین نے کہا مجھ مین گل و بوٹے کے مسکن ہین آسمان نے کہا میرا لقب قلعہ فلک اور جاے ملک ہے مجھ مین عرش کا مقام ہے فرشتون کا بام ہے اور جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل وعیسیٰ ابن مریم کا مکان ہے و مدرسۂ اوریس پیغمبر ذیشان ہے جسوقت زمین نے آسمان کی یہ دلیل سنی تو کئی ہزار برس تک مارے رنج کے خاموش رہی جب ہمارے حضرت سید لولاک فخر افلاک زمین پر تشریف لائے تو زمین ہزار ون ناز و انداز سے فخر کرنے اور کہنے لگی کہ اے آسمان اب سچ بتا کہ مرتبہ میرا بڑا ہے یا

میرا رتبہ ہی بڑا یا کہ ترا چرخ کہن
مجھ مین پیدا ہوی یا تجھ مین ہوی شاہ زمن

اب وہ تیری دون اور تعلی کہان گئی او سوقت عرش و کرسی بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی تمنا اور آرزو ظاہر کی اور شوق دیدار نبی مین اسطرحسے عرض کی۔

اگر اسقدر ہے کمال محمد
یہی آرزو ہے یہی التجا ہے
نہین ابتو ہے تاب دوری کی باقی
زمین و زمان مین یہی تذکرہ ہی

دکھادے خدایا جمال محمدؐ
دکھادے خدایا جمال محمدؐ
دکھادے خدایا جمال محمدؐ
دکھادے خدایا جمال محمدؐ

ندیم ثنا خوان بھی اب ملتجی ہے

دکھادے خدایا جمالِ محمدؐ

وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسوقت آسمان نے یہ سنا تو لاجواب ہوکر درگاہ الٰہی مین دعا کرنے لگا کہ یا الٰہ العالمین اوس سید المرسلین کو میرے اوپر بھی بلا میری بلندی کو خاک مین نہ ملا ہرچند کہ مین زمین سے لاکھ درجہ بہتر ہون لیکن زمین کی پستی میری بلندی پر ہنستی ہے میری تمنا کو برلا مجھے بھی اوس نور کرامت ظہور کے دیدار سے سرفراز فرما کیونکہ تو نے اپنے کلام پاک مین میری تعریف کی ہے اور میرا مرتبہ اعلیٰ کیا ہے یعنی کہتا ہے وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ اللہ تعالیٰ نے اوسکی التجا قبول فرمائی اور عرش وکرسی نے سرفرازی پائی یعنے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین بلاکر عرش و کرسی کو عزت بخشی اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش عظیم کو بنایا تو عرش عظیم ہلنے لگا حکم ہوا کہ اے عرش کیا چاہتا ہے عرش پاک نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنی عنایت سے سبکو سرفراز فرمایا مجھے بھی میرا زیور عنایت فرما خطاب آیا کہ اچھا اے عرش صبر کر ہم ایک رات اپنے محبوب پیارے کو اپنے پاس بلائینگے اور تجھے اوسکی خاک نعلین سے سرفراز فرمائینگے تب عرش عظیم ہلنے سے ٹھر گیا راوی لکھتا ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک مرتبہ معراج کسی نبی کو نہین ملا مگر ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو البتہ یہ مرتبہ درگاہ خدا سے عنایت ہوا

جو رتبہ آپکا ہے کسی کا نہین ہوا	اپنا جمال آپکو حق نے دکھا دیا
اوراس سے بڑھکے مرتبہ ہوگا کسیکا کیا	حور و ملک کے بھی تھی زبان پہ یہی صدا

یا سید الانام و یا سید البشر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سو روایت ہے کہ بارھوین برس سالِ نبوت سے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو مرتبہ معراج شریف کا عنایت ہوا لکھا ہے کہ جب عمر شریف حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی باون برس کی ہوئی تو ستائیسوین تاریخ ماہ رجب کو پیر کے
دن رات کے وقت آپکو معراج عنایت ہوئی اوس رات کو ہمارے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی امہانی کے گھر مین آرام فرما رہے تھے ظاہر
مین سوتے تھے اور باطن مین اللہ تعالیٰ سے امت کی بخشش کی دعا کرتے تھے
ناگاہ بارگاہ رب جلیل سے حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ اے روح الامین آجکی رات
گوشۂ اطاعت اور زاویۂ طاعت چھوڑ آج تیری عبادت ایک خدمت کے بدلے
مین معاف ہوتی ہے تسبیح اور تہلیل موقوف کر پر طاؤسی لگا جامۂ نگارین پہن
کمر خدمت گذاری کی باندھ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھ پنکھا سعادت کا ہاتھ مین
لے میکائیل سے کہو کہ پیمانہ ارزاق کا ہاتھ سے رکھے ایک ساعت قسمتِ ارزاق
موقوف کرے تیرے ساتھ جانے کیواسطے آمادہ ہو جاے اسرافیل صور کو
ہاتھ سے رکھدے عزرائیل قبض ارواح موقوف کرے آسمان کے نوبتی
نقارے خوشی کے بجائین فراشان نوری فرش نوری آسمانون پر بچھائین
آسمان دنیا کے صحن کو سورج کی کرنکی جھاڑو بناکر جھاڑین شیر سحر اور گلاب
روز سے دھووین عرش برین چادر نور کی اوڑھ لے ستارے شب قدر کا سرمہ
آنکھون مین لگاوین رضوان بہشت کو آراستہ و پیراستہ کرے جابجا فرش
اطلس زرین کے بچھاوے مالک دروازہ دوزخ کے بند کر کے حلم و
تسکین کے قفل لگادے عذاب قبر موقوف کیا جاوے حوران جنت بناؤ
سنگار کر کے آراستہ ہو جائین انگیٹھیان عود و عنبر کی سلگائین غلمان جواہرات
کی کشتیان بھر کر ہمارے مہمان پر سے صدقہ کرنے کو لائین آفتاب نکلنے سے
پانی بہنے سے تھمے آسمان چکر سے ہوا چلنے سے رکے حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ

تک تمام انبیا مرسلین کی روحون کو جنت کے عطر سے معطر کرو ہمارے مہمان ذیشان
کے استقبال کیواسطے موجود رہو پورب سے پچہم تک اور اوتر سے دکہن تک
اولاد آدم کو خوشخبری دو عطر محبت سے اونکے دماغ بساؤ اور اے جبرئیل تو ستر
ہزار فرشتے اپنے ساتھ لیکر باغ جنت مین جا اور وہان سے ایک براق بہت
عمدہ چنکر سرزمین عرب مین لیجا اور وہان سے میرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوس براق پر سوار کرکے میرے پاس شان وشوکت سے لا اور اوسی
میر اسلام شوق پہونچا جب حضرت جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنا فوراً ستر ہزار فرشتے
اپنے ساتھ لیکر باغ جنت مین پہونچے ۔

یہ حکم سنکے حضرت جبرئیل نامدار　　　پہونچے بہشت پاک مین سدرہ سے ایکبار

حیرۃ الانسان مین لکہا ہے کہ جسوقت جبرئیل باغ جنت مین پہونچے تو ستر ہزار
شہر براقون کے نظر آئے ہر شہر مین نوے ہزار قطارین براق کی نظر آئین ہر
قطار مین ستر لاکھ براق نظر آئے حضرت جبرئیل حیران ہوئے کہ آہی اسمین سے کس
براق کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کیواسطے لیجاؤن حکم ہوا کہ اے جبرئیل
یہ سب براق ہمارے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیواسطے ہین
اور خاص ہمارے حبیب کی سواری کے براق تیرے داہنے طرف کو ہین حضرت
جبرئیل نے جب داہنے طرف کو نظر اوٹھاکر دیکھا تو ایک دیوار کہربا کی نظر آئی
اوس مین دروازہ بلور کا تھا اور قفل ہیرے کا لگا تھا حضرت جبرئیل اوس کے
پاس پہونچکر کنجی کی فکر کرنے لگے حکم آیا کہ اے جبرئیل فکر کیا ہے اس قفل کی کنجی
ہمارے حبیب کا کلمہ ہے ۔

جبرئیل فکر ہے تجھے کنجی کی کیون بتا
کلمہ مرے حبیب کا اپنی زبان پہ لا

پس جبرئیل نے جسوقت یہ سنا توزبان حال سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب جبرئیل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا تو تالا کھولکر گر پڑا اور دروازہ کھل گیا حضرت جبرئیل جسوقت اوس دروازہ کے اندر گئے تو دیکھا کہ ستر ہزار باغ پر بہار اراستہ ہین اور ہر باغ مین ستر ہزار محل موتی کے اور ستر ہزار لعل کے حویلیان اور ستر ہزار گھر زمرد کے اور ستر ہزار مکان مونگے کے اور ستر ہزار گھر ہیرے کے اور ستر ہزار مقام سونیکے اور ستر ہزار بنگلے چاندی کے نہایت عمدگی سے سجے ہوے ہین اون مکانون کی سجاوٹ کا کیا بیان ہو مختصر یہ کہ ہر مکان کا فاصلہ دوسرے مکان تک ستر برس کی راہ کا تھا اور اون مین سے ہر ایک مکان مین ستر ہزار قطارہ براقون کی نظر آئی اور ہر قطار مین ستر لاکھ براق دیکھے ہر براق اپنی اپنی خوبصورتی پر نازان اور اس بات پر مغرور کہ مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا ہون حضرت جبرئیل حیران ہو کر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھتے دیکھتے نظر اوس براق کی طرف جا پڑی جو سب براقون کے پیچھے کھڑا تھا اور چالیس ہزار برس سے ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی مین گریہ و زاری کر رہا تھا خون کے آنسو آنکھون سے جاری تھے نہایت برا حال تھا بلکہ اس بات کا صدمہ کمال تھا کہ اتنے براقون کے سامنے مجھے کون پوچھیگا یہ کھکر وہ براق ایک آہ سرد کھینچکر کہنے لگا۔

فراق محمدؐ مین دل جل رہا ہے	اور آنکھون سے اشکونکا دریا بہا ہی
بھلا کون پوچھیگا مجھ ناتوان کو	اسی بات کا مجھکو رونا پڑا ہے
کہون کس سے تیرے سوا رب اکبر	توہی راز دل کا میرے آشنا ہے
سوا مجھکو دن کے بھاتا نہین کچھ	یہی رات دن مشغلہ ہو گیا ہے
خور و نوش مین لطف ملتا نہین ہے	محمدؐ کا دل جیسے شیدا ہوا ہے

عجب حال ہی میرا ہجر نبی مین
خدا کی قسم زندگی بد مزا ہے

ندیم ثنا خوان کہون کس زبانسے
کہ دل مبتلاے رسول خدا ہے

تفسیر زاد المذکرین مین لکھا ہے کہ سر اوس براق کا موتی کا اور کان زمرد کے اور ماتھا لعل کا تھا جسپر نور کے حرفون سے لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آنکھین لعل کی ناک کھربا کی ہونٹ مونگے کے دانت موتی کے گردن یاقوت کی عیال زعفران کی جب سر کو ہلاتا مشک جھڑتا پھریری لینے سے بالون مین نور لہراتا بال بال مین موتی پروے ہووے سم جہان رکھتا زمین روشن ہو جاتی پیٹھ اوسکی سونے کی پیٹ چاندی کا ہاتھ پاؤن زمرد کے دم شاخ مرجان کی دونون بازو طرح طرح کے جواہرات سے جڑے ہووے غرض کہ جبرئیل اوس براق کو اپنے ساتھ لیکر چلے جو وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس پہ پہونچے تو دیکھا کہ رسول خدا شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم خواب ناز فرماتے تھے یعنے ظاہر مین سوتے تھے اور باطن مین بخشش امت کی دعا مانگتے تھے حضرت جبرئیل یہ دیکھکر حیران ہوے بسبب تعظیم و تکریم کے جگا نہ سکے بلکہ سر جھکا کر ادب کے ساتھ کھڑے تھے اور اپنے دل مین کہتے تھے کہ یا الہی تیرے محبوب کو کسطرح جگاؤن حق خدمت کیونکر بجا لاؤن۔

جبرئیل آسمانسے جو آئے کھڑے رہے
گردن ادب کیساتھ جھکائے کھڑے رہے

حکم الٰہی ہوا کہ اے جبرئیل کیا فکر ہے میرے محبوب جمیل کے پیرون سے اپنی پیشانی کو لگا ساتھ ادب اور تعظیم کے جگا کسلیے کہ تیری پیشانی کی ٹھنڈک میرے محبوب حبیب کے پیرون کو پہونچے اور چشم مبارک میرے محبوب کی کھلے۔

جبرئیل ادب سے سر کو جھکا یون عرض کیا انکھین کھولو
مشتاق لقا ہے رب جہان از لطف عطا انکھین کھولو

پس جبرئیل اپنی آنکھون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرون سے ملتے تھے اور یون کہتے تھے۔

اے فخر رسل شاہ والا ہے وصل کی شب اوٹھیے اوٹھیے
یہ وقت نہین ہے سونیکا ہے وصل کی شب اوٹھیے اوٹھیے

اور کبھی جبرئیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورتی دیکھکر اور پروانہ وار ہوکر یہ کہتے تھے۔ ؎

واللیل اذا شمّا زلف دوتا من مو ہے گیسو مورا کالی گھٹا
اے شمس الضحیٰ اے بدر الدجیٰ اب چشم مبارک کھولو ذرا
از بہرِ کرم کن لطف برم اے شاہِ امم قربان شوم
دیدار دکھا دو بہرِ خدا یثرب نگری کے باسیا
اے شاہِ عرب ای والا حسب ای عالی نسب ای جان طرب
کہتی تھین یہ حورین شور مچا بر چرخ بیار مسنر طٰہٰ طٰہٰ
مشتاق ہے آپکا رب جہان اے فخرِ رسل شاہِ شاہان
دیتے ہین مساکن چرخ صدا معراج مبارک تمکو شہا
دیتا ہے ملک کو ملک مژدہ آئینگے یہان مہمان خدا
ہوئیگی اونہین معراج عطا ہے جنکا لقب لولاک لما
کرجور کہت تھے سارے ملک جب پہونچے حبیب خدا بہ فلک
ہم بھی تھے شہا مشتاق جھلک تورے مکھ پر واری صلی علیٰ
اور داس نذیر کی اب ہی ہے دید تمنا دل مین بسی

طیبہ مین بلالو اسکو ذری اے مہرِ عجم ماہ بھا ...

غرض کے جب جبرئیل نے اپنی آنکھون کو پاے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو غنچہ نرگس چشم کھلا حضرت جبرئیل کہتے ہین کہ مین اپنے قالب کافوری کی ترکیب سے نہایت حیران تھا کہ اللہ تعالی نے میرے بدن کو کافورِ جنت سے کسواسطے بنایا۔ لیکن شب معراج یہ حال کھلا کہ اللہ تعالی نے مجھے جامۂ کافوری اسی دن کے واسطے عنایت فرمایا کہ سردی کافور کی گرمی پاے مبارک سے ملے اور آنکھ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند سے کھلے اب جاننا چاہیے کہ وقوع معراج شریف کا بعد نماز عشا کے ظہور مین آیا اور مصنف نے اس نظم کے لکھنے کا وقع پایا۔

نظم

تھی زلفِ روی شاہ پر آدھی ادھر آدھی اودھر
شب تھی نمایان سر بسر آدھی ادھر آدھی اودھر

نورِ شبہ لولاک سے فرشِ زمین سے عرش تک
اک روشنی تھی جلوہ گر آدھی ادھر آدھی اودھر

جسدم سواری آپکی سوے فلک پیدل چلی
صف تھی ملک کی جلوہ گر آدھی ادھر آدھی اودھر

نورِ خدا کی روشنی ہے دو جہان مین چھا رہی
جسطرح تنویرِ قمر آدھی ادھر آدھی اودھر

کیا غم ندیم مدح خوان حق اور نبی ہین مہربان
بخشش ہوئی مدِ نظر آدھی ادھر آدھی اودھر

حضرت نے پیغام الہی کو سنکر ارادہ غسل اور وضو کا کیا ہر چند بند قبا کے اور تکمہ گریبان نہ کھلا تھا کہ رضوان داروغہ جنت کا دو صراحیان جنت کے پانی سے بھری ہوئین لیکر حاضر ہوا اوس سے جبرئیل و میکائیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی بعد اسکے جبرئیل نے آپ کو بہشتی جوڑا پہنایا اور عمامہ نورانی سرِ مبارک پر رکھا وہ عمامہ جس عمامہ کو رضوان داروغہ جنت نے

حضرت آدم کے پیدا ہونے سے ہزار برس پہلے خاص آپ ہی کیواسطے تیار تھا ہزر فرشتے اوس عمامہ کے آس پاس کھڑے ہوکر برابر درود شریف پڑہا کرتے تھے وہی چالیس ہزار فرشتے معراج کی رات کو اوس عمامہ کے ساتھ آئے اور اوس عمامہ مین چار سطرین نہایت خوبی کے ساتھ نور کے حرفون سے لکھی ہوئی تھین پہلی سطر مین محمد الرسول دوسری سطر مین محمد نبی اللہ تیسری سطر مین محمد حبیب اللہ چوتھی سطر مین محمد خلیل اللہ لکھا تھا غرضکہ وہ عمامہ سر مبارک پر رکھا اور ایک چادر نور کی آپ کو اوڑھائی اور نعلین سبز زمرد کی پاؤن مین پہنائی اور پٹکا یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا اور کوڑا زمرد کا ہاتھ مین دیا حتی کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شکل دولھا کے بنا دیا اوسوقت جبرئیل محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر بیت الحرام سے باہر آئے اور اس طرح جبرئیل اپنی زبان پر لائے۔

غزل

سوار ہوجیئے بس آپ حضرت برائے دلکی تمنا اپنی
جھکا ہوا ہے سر ارادت برآئے دلکی تمنا اپنی
مگر یہ ہے التجاے مضطر کہ بھول جانا نہ روز محشر
اسی طرح وان رب عنایت برآئے دلکی تمنا اپنی
ندیم ناطق یہ آرزو ہے ہمیشہ لب پر یہ گفتگو ہے
کٹے کسیطرح شام فرقت برآئے دلکی تمنا اپنی

پس جسوقت سردار عالم شفیع الامم نے براق کو دیکھا رونے لگے خطاب آیا کہ اے جبرئیل میرے محبوب جمیل سے پوچھ کہ یہ وقت تو خوشی کا ہے اسوقت رنجیدہ خاطر ہونیکا کون سبب ہوا ہے یہ سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل آج مجھے خلعت سرفرازی عنایت ہوا براق سواری کو آیا ملائکہ مقربین نے میرے

استقبال کے واسطے قدم بڑہایا۔ آہ کل قیامت کیدن میری امت کے لوگ بھوکے پیاسے بدن سے ننگے بوجھ گناہون کا سرپر رکھے ہوے اپنے اپنے کئے کام اچکھے ہوے مظلوم و بیچارے مصیبت کے مارے اپنی اپنی قبرون سے باہر نکلینگے تو پچاس ہزار برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار سال کی راہ پلصراط جو بال سے زیادہ باریک دوزخ پر بنی ہے پیادہ پا کیونکر طے کرینگے اے جبرئیل یہ شرط مروت اور طریقۂ شفاعت سے بعید ہے کہ آج مین ان بیچارون مصیبت کے مارون کو دلسے بھلادون اور آپ خوشی خوشی براق پر سوار ہوجاؤن یہ مجھسے ہرگز نہوگا حکم آیا کہ اے محبوب میرے اپ اس بات کا کچھ غم نہ فرمایئے اور بے غم میرے پاس براق پر سوار ہوکر آیئے جس طرح سے آج براق سواری کو آپ کی پاس بیجا ہے اسی طرح آپکی ہر امتی کی قبر پر ایک ایک براق سواری کے واسطے قیامت مین بیجونگا اور سب کو بات کی بات مین راہ قیامت اور پلصراط کی طے کراکے جنت مین پہنچاؤنگا جب آپنے یہ خوشخبری سنی تو خوش ہوکر براق کی طرف بڑہے براق نے اوچھل گود کرنا شروع کی جبرئیل نے کہا کہ اے براق یہ کیا بے ادبی ہے خدا جانتا ہے کہ انسے بڑھکر تجہپر سوار ہونے والا کوئی نہوگا اوس وقت براق نے اپنی حرکت موقوف کرکے عرض کرنے لگا کہ اے جبرئیل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہین جبرئیل نے کہا کہ ہان پھر براق بولا کہ شافع روز جزا یہی ہین جبرئیل نے کہا ہان پھر براق نے کہا جنکی جدائی مین مین چالیس برس سے روتا تھا وہ یہی ہین جبرئیل نے کہا ہان پس براق جھک گیا اور عرض کرنے لگا۔

غزل

سوار ہوجیے بس آپ حضرت برائے دلکی تمنا اپنی
جھکا ہوا ہے سر ارادت برائے دلکی تمنا اپنی

مگر یہ ہے التجائے مضطر کہ بھول جانا نہ روز محشر

رہے اسیطرح وان عنایت برائے دلکی تمنا اپنی

ندیم خالق یہ آرزو ہے ہمیشہ لب پہ یہ گفتگو ہے

کٹے کسی طرح شام فرقت برائے دلکی تمنا اپنی

بعد اسکے براق نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عرض میری اور رہ ہے کہ قیامت کے روز بھی مجھی پر سوار ہوجیئے گا اوسدن مجھے نہ بھولیئے گا کیونکہ وہان مجھسے بہتر بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئینگے اور اپنا اپنا حسن وجمال دکھائینگے آپنے التجا براق کی قبول فرمائی اور واسطے سوار ہونیکے قدم بڑہایا صاحب تحفۃ القادریہ نے لکھاہے کہ وہ براق مارے خوشی کے اتنا بڑہا کہ ہاتھ صاحب معراج کا زین تک اور پاؤن رکاب تک نہ پہونچا ارباب معرفت نے اس مقام مین ایک نکتہ عجیب لکھا ہے کہ اوسوقت درگاہ باری سے روح پرفتوح حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر گیلانی محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاضری کا حکم ہوا پس روح پاک نے حاضر ہوکر اپنی گردن صاحب معراج کے قدمونکے نیچے رکھکر عرض کیا

غزل

اے نور خدا لولاک لما محشر مین عطش سے بچا دینا

اِنَّا اَعْطَیْنَا کَل کَوُ ثَرُ موہے اپنے کرم سے پلا دینا

جب پیش نظر ہو کٹھن کی گھڑی اور اپنی اپنی ہو سبکو پڑی

موری آنکھ ہو تمہرے چرن سے لڑی یہ عنایت مجھکو دکھا دینا

ہے عرض ندیم کی یہ سگری فَیَنْجَلُ وَجْھُكَ لِلْقَمَرِ دے

محشر مین خبر لینہو مری اور آتش دل کو بجھا دینا

پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم مبارک رکھکر براق پر سوار

ہوئے اور اوس روح پاک سے پوچھا کہ تو کون شخص ہے اوس نے کچھ جواب ندیا
حکم الٰہی ہوا کہ اے محبوب میرے یہ فرزند دلبند تمہارے فرزند ونسے ہی اگر آپ آج
اسے کچھ نعمت بخشئے گا تو بعد آپ کے یہ آپ کے دین پاک کو زندہ کریگا
اور خطاب محی الدین کا پائیگا پس آپنے اوسکے واسطے دعا کی اور کہا کہ اے نورعین
آج میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیا اللہ کی گردنون پر ہوگا
چنانچہ اسکے برابر اس نظم کو حضرت غوث پاک کی تعریف مین کس خوبی سے لکھا ہی
خدا مصنف کو راحت بخشئے۔

نظم

سردار ولایت نام خدا بیشک ہو تمھین غوث الاعظم
اور رعیتی دین شہ بطحا بیشک ہو تمھین غوث الاعظم

گل باغ عنایت مصطفوی اسرار امامت مرتضوی
حسنین کے دل جان زہرا بیشک ہو تمھین غوث الاعظم

پگ آپکے کاندھے پہ شاہ رکھو اور ولیونکے کاندھے پہ اپ دھرو
دل بند نبی مقبول خدا بیشک ہو تمھین غوث الاعظم

ای قطب جہان کرو لطف ذرا حالت پہ ہماری بہر خدا
بس بہر کرم کے در یکتا بیشک ہو تمھین غوث الاعظم

بلوا لو ندیم کو گیلان مین یہ پھنسا ہی سیاہی ہجران مین۔
خورشید طریقت نام خدا بیشک ہو تمھین غوث الاعظم

غرضکہ خواجہ عالم صلی علیہ وسلم خوشی خوشی سوار ہوئی جبرئیل ومیکائیل اور ہزارہان ملائکہ مقربین
ہمراہ رکاب ہوئے۔

اک بھیڑ تھی وقت سواری شاہ کچھ اس پہلو کچھ اوس پہلو
تھے ملائکہ عرش بریں ہمراہ کچھ اس پہلو کچھ اوس پہلو

جب چڑھکے براق پہ شاہِ عرب باشانِ چلی معراج کی شب
پڑھتے تھے ملائکہ صلی اللہ کچھ اس پہلو کچھ اوس پہلو

لکھا ہے کہ اوس رات کو ستر ہزار فرشتے داہنی طرف اور اسی ہزار بائین طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور اون مین سے ایک ایک فرشتہ ایک ایک شمع نور کی اپنے اپنے ہاتھ مین لئے تھا اور قدم قدم پر روشنی دکھاتا جاتا تھا کہ جسکی روشنی سے تمام زمین بطحا کی روشن ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اسیطرح تمام ملائکہ میرے ساتھ مسجد اقصیٰ تک گئے جب وہانسے ارادہ بیت المقدس کا ہوا تو جبرئیل نے رکاب تھامی اور میکائیل نے زین پکڑی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے آپکی غاشیہ برداری ہزارون برس کی عبادت کے بدلے مین لی ہی چند ہزار سال جو مینے عرش کے نیچے عبادت کی تھی اوسکے بدلے مین جناب باری سے حکم ہوا تھا کہ خدمت تیری قبول ہوئی انعام کیا چاہتا ہے مینے عرض کیا تھا کہ تمام انعام اس عبادت کا اوس محبوب صاحب عزت کی امت کو جسکا نام تونے اپنے نام کے برابر لکھا ہی بخشنا فقط اتنی تمنا ہی کہ ایک ساعت اوس محبوب کی زیارت مجھے بھی نصیب ہو حکم ہوا تھا کہ اچھا ایک رات ہم اپنے محبوب کو اپنے پاس بلائینگے تو اوسکی غاشیہ برداری کی خدمت تجھی کو عنایت فرمائینگے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ خدمت ہی کہ مجھے ہزارون برس کی محنت اور مشقت کے بدلے مین ملی ہی غرضکہ جب سید عالم مسافر عرش اعظم چشمہ زمزم اور مقام ابراہیم کے قریب تشریف لائے تو داہنے اور بائین طرف سے آواز آنے لگی کوئی کہتا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا کھڑے ہو جاؤ مین کچھ آپسے عرض کرونگا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اوس آواز کا جواب نہ دیا اور وہان سے آگے کو تشریف لیگئے بعد اسکے ایک بڑھیا کو دیکھا کہ بناؤ سنگار کئے ہوے راستے مین بیٹھی ہے آپ کو دیکھتے ہی ادب کیساتھ کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی

کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا میری طرف بھی مہربانی کی نظر سے دیکھئے حضرت رسول
خدا شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف بھی نہ دیکھا اور وہان سے بھی آگے
بڑھ گئے جب وہان سے بھی آگے بڑھ گئے تو آپنے جبرئیل سے پوچھا کہ اے اخی
یعنے اے بھائی جبرئیل یہ تو بتاؤ کہ وہ آوازین کسکی تھین جو راستے مین سنی تھین اور
یہ بڑھیا کون تھی جو ابھی راستے مین ملی تھی حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ بڑھیا جو راستے مین ملی تھی یہ دنیا تھی اگر آپ اوسکی طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھتے
توساری امت آپکی طلب دنیا مین ہلاک ہوتی اور وہ آوازین جو سنی تھین وہ یہودیون
اور نصرانیون کی تھین اگر آپ اون آوازون کا جواب دیتے تو تمام امت آپکی یہود
اور نصارا ہوجاتی پھر تین پیالے غیب سے آپ کے سامنے آئے اونمین سے ایک
پیالہ مین شیر سفید یعنے دودھ تھا اور دوسرے مین شہد خالص اور تیسرے مین
شراب خوشگوار تھی حکم آلہی ہوا کہ اے حبیب میرے انمین سے جو پیالہ پسند
ہو اوسے پیلو یہ سنکر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ دست
مبارک سے اوٹھاکر پی لیا جبرئیل نے خوش ہوکر حال اون پیالونکا کہا کہ یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے خوب کیا جو دودھ کا پیالہ پی لیا کیونکہ دودھ سے دین
اسلام مراد ہے اور اگر آپ شہد کا پیالہ پیتے تو تمام امت آپ کی لذت دنیا مین
مشغول ہوجاتی اور اگر آپ شراب کا پیالہ قبول فرماتے تو امت آپکی شراب
خوار بن جاتی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے آگے چلے اور ایک مقام مین
پہونچے جبرئیل نے عرض کیا کہ یاحبیب اللہ اسجگہ آپ براق سے نیچے آئیے
اور دو رکعت نماز ادا فرمائیے اسواسطے کہ یہ مقام ذی احترام طور سینا ہے یہان
حضرت موسیٰ اور اللہ تعالیٰ سے راز نیاز کا کلام ہوا ہے الغرض حضرت رسول
خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑھی اور آگے بڑھے پھر ایک جگہ

پاکیزہ اور نظر آئی حضرت جبرئیل نے وہان بھی آپ کو براق سے اوتارا اور دو رکعت نماز پڑھوائی اور کہا کہ یا حضرت یہ جگہ حضرت عیسیٰ کی جائے پیدائیش ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان بھی دو رکعت نماز پڑھی اور بعد ادائے دوگانہ بیت المقدس مین پہونچے دیکھا کہ فرشتون کی فوج پیشوائی کیواسطے آسمان سے اوتری ہے اور تمام پیغمبرونکو منتظری ہے اور ہر ایک کی زبان دعا و ثنا مین گرم ہے۔

نظم

خوش ہوکے یہ نبیون نے سنایا شب معراج — ہووی یہ مبارک تمہین شاہا شب معراج
احمد سے احد آج سر عرش ملیگا — آواز تھی ہر سو یہی برپا شب معراج
پیغمبرونسے لیکے ملک تک تھے براتی — اور آپ تھے اے دوستو دولہا شب معراج
یہ شان یہ شوکت یہ سواری ہو مبارک — کہتے تھے ملک جھوم کے ہرجا شب معراج
ضو چھپ گئی افلاک کے پردے مین قمر کی — جلوہ یہ مکی کا جو چمکا شب معراج
ہر ایک کی گویا تھی زبان وصف نبی مین — اور شور درودون کا مچا تھا شب معراج

کیونکر نہ مجھے عشق ہو شیدا اے محمدؐ
خود حق تھا ندیم دل شیدا شب معراج

الغرض جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین پہونچے تو تمام انبیائے مرسلین اور ملائکہ مقربین کو اکٹھا پایا پس حضرت جبرئیل نے اذان دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امام بنایا اور تمام پیغمبرون اور فرشتون کو مقتدی ٹھرایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسولان سلف اور ملائکہ ذی شرف کیساتھ دو رکعت نماز ادا فرمائی جاننا چاہیے کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک تین مہینے کی راہ کا فاصلہ ہے اوسکو ہمارے پیغمبر نے دو قدم مین طے فرمایا معجزۂ رفتار دکھایا لکھا ہے کہ بیت المقدس کے دروازہ کے سامنے ایک پتھر بہت مدت سے پڑا تھا

جسوقت حکم خدا سے قدم مبارک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس پتھر پر پڑا تو
اوس پتھر کو اللہ تعالی نے گویائی دی اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین اس مقام مین ستر ہزار برس سے پڑا ہون لیکن سوا آپ کے آجتک کسی ذی
روح کا قدم مجہپر نہین پڑا اسواسطے عرض کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ اب کسی دوسریکا
قدم مجہپر نہ پڑے آپ میرے واسطے دعا کیجئے کہ میرے رہنے کو جاے محفوظ ملے اور
پھر اوس جگہ سے تا قیامت یہ خاک پاے حضور حرکت نکرے یہ سنکر حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس پتھر کے واسطے درگاہ الہی مین دعا کی فوراً وہ پتھر ہوا پر
زمین اور آسمان کے بیچ مین قائم ہوگیا پھر محبوب خدا مطلوب دوسرا بیت المقدس
سے طرف آسمان کے روانہ ہوے

غزل

حق مین پتھر کے دعا کر گے رسول عربی	سوے افلاک روانہ ہوے عالی نسبی
حبذا صلی علی وصل کی شب تہا یہ عروج	تہے ملک جملہ براتی بنے دولہا تہے نبی
شب معراج گیے عرش معلے پہ قدم	مرحبا شان مبارک تیری ای خوش لقبی
دیکھکر جن و ملک حور و بشر تہے حیران	ایسی اللہ نے بخشی تہی گیئے بو العجبی

رات دن مجہکو تردد یہی رہتا ہے ندیم
دیکہیے ہوتی ہے کب بندے سے اپنی طلبی

ارباب سیر نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجائب و غرائب راہ کے دیکھتے
ہوے پہلے آسمان کے دروازہ پر پہونچے جبرئیل نے آواز دی کہ دروازہ کہولدو
مہتر اسمائیل جو پہلے آسمان کے دروازے کا دربان ہے اور بارہ ہزار فرشتے اوسکے
تابعدار ہین اونسے پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین ہون جبرئیل نے پوچھا اور کون ہے
تمہارے ساتھ حضرت جبرئیل نے کہا نبی آخر الزمان باعث کون و مکان میری

ساتھ ہین کہا کیا وہ بلائے گئے تھے جبرئیل نے کہا ہان پس دروازہ کھولدیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ فرشتگان ہمراہی کے آسمان اول پر تشریف لیگئے۔ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ یہ آسمان سبز زمرد سے بنا ہے اور نام رقیعا ہے پھر حضرت آدم اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی آسمان پر ملاقات ہوئی حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپ انکو سلام کیجئے یہ آپکے باپ آدم ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم کو سلام کیا حضرت آدم نے خوش ہوکر دعا دی پھر آپنے حضرت آدم کے دھنے بائین دو دروازے دیکھے دھنے دروازہ کی طرف دیکھکر آدم خوش ہوتے ہین اور بائین کی طرف دیکھکر روتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ ای بھائی جبرئیل حضرت آدم کے دہنے بائین یہ دروازے کیسے ہین جسے دیکھکر آدم کبھی روتی ہین اور کبھی خوش ہوتے ہین جبرئیل نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہنی طرف آدم کے دروازہ جنت کا ہے اور بائین طرف دوزخ کا جب آدم کی اولاد سے نیک لوگون کی روحین جنت مین جاتی ہین تو آدم دیکھکر خوش ہوتے ہین اور جب بد لوگون کی روحین دوزخ مین جاتی ہین تو انکو دیکھکر روتے ہین اسکے بعد کچھ آدمی دیکھے کہ وہ کسانی کرتے ہین جب کھیت بوتے ہین اوسیوقت تیار پاتے ہین ایک دانہ بوتے ہین سات سو دانہ اوٹھاتے ہین حضرت نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین انکی روزی مین بڑی برکت ہے حضرت جبرئیل نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے والے صدقہ و زکوۃ دینے والے ہین پھر کچھ اور لوگ دیکھے کہ سر انکے پتھرون سے کچلے جاتے ہین حضرت جبرئیل نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ پنجگانہ نماز مین سستی کرتے تھے اسواسطے انکی یہ سزا ہے پھر کچھ اور لوگ دیکھے کہ بھوکے پیاسے جانورون کی طرح دوزخ کیطرف ہمکائے جاتے ہین اپنے کئے کی سزا پاتی ہین جبرئیل نے کہا ان لوگون نے مال کی زکوۃ دینے مین کنجوسی کی تھی پھر کچھ مرد اور عورتین

دیکھین جنکے سامنے ایک طرف مردار کا گوشت اور ایک طرف طرح طرح کی نعمتین
رکھی تھین نعمتون کو چھوڑ کر حرام گوشت کو کھاتے تھے عذاب پر عذاب اوٹھاتے تھے
جبرئیل نے کہا ان عورتون نے اپنے شوہر چھوڑ کے برا کام کیا ہے اور مردون نے اپنی
حلال بی بیون کے ہوتے حرام کیا ہے پھر کچھ اور لوگ دیکھے جنکو بسبب عذاب کے
بوجھ کے ہلنا دشوار تھا جبرئیل نے کہا یہ لوگ امانت مین خیانت کرتے تھے لوگونکا مال لیکر
مکرتے تھے پھر ایک گروہ کو اور دیکھا کہ اونکے ہونٹھ اور زبان آگ کی قینچیون سے
کاٹے جاتے تھے اور وہ چلاتے تھے جبرئیل نے کہا یہ لوگ بادشاہون اور امیرون
کی خوشامد سے جھوٹ بولتے تھے اونکے جھوٹ کو سچی ترازو مین تولتے تھے پھر کچھ لوگ
اور دیکھے کہ اونھین اونھین کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلاتے ہین پانی کے بدلے
پیپ لہو پلاتے ہین جبرئیل نے کہا یہ غیبت کرنیوالون کا حال ہے سزاے اعمال ہے
پھر ایک گروہ اور نظر آیا اون کا بالکل برا پایا آنکھین اونکی نیلی اور ہونٹھ کالے تھے جان
بچانے کے لالے تھے اوپر کا ہونٹھ سر پر چڑھا تھا نیچے کا پاؤن پر پڑا تھا گرزون کی مار کھاتی
تھے گدھون کی طرح چلاتے تھے جبرئیل نے کہا یہ شراب پینے والون کی خرابی ہی انکے سر پر
دائم عذابی ہے پھر کچھ اور لوگ دیکھے جنکے ہاتھ پاؤن زنجیرون سے جکڑے تھے اور بھاری
بھاری طوق گردنون مین پڑے تھے او سپر بھی سزا دینے کا اہتمام ہے جبرئیل نے کہا
سود کھانیوالون کا یہی انجام ہے پھر کچھ عورتون کو دیکھا جنکے کالے منہ اور نیلی آنکھین
تھین آگ مین جلتی تھین کتیون کی طرح چلاتی تھین جبرئیل نے کہا انھون نے اپنے شوہرون
کو رنج پہونچایا ہے جسکے بدلے مین یہ نتیجہ پایا ہے پھر ایک گروہ اور دیکھا کہ آگ کے
جنگل مین گرفتار ہے اوپر سے آگ کے گرزون کی مار ہے جبرئیل نے کہا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انپر جو قہر ربانی ہے اسکا سبب مان باپ کی نافرمانی ہے اے
بھائی مسلمانون تم لوگون کو لازم ہے کہ وہ کام کرو کہ اللہ اور رسول کے نزدیک سرخرو

ہو برے کاموں سے بچو

بہرِ خدا اے مومنو بد کام سے بچتے رہو
خوفِ خدا دل میں کرو بد کام سی بچتے رہو

خوشنود ہے ربِّ جہان منظور ہے گر دوستان
ماں باپ کے کہنا سنو بد کام سی بچتے رہو

مردار شے کو دور کر تم کھاؤ طیب چھوڑ کر
آلودۂ عصیان نہ ہو بد کام سی بچتے رہو

قہرِ الٰہی سے ڈرو اے مومنو توبہ کرو
فعلِ زبون کو چھوڑ دو بد کام سی بچتے رہو

قولِ ندیمِ مدح خوان دلسے سنو اہلِ جہان
رسوائے عقبا نہ ہو بد کام سے بچتے رہو

پھر وہان سے آپ دوسرے آسمان پر پہونچے جسکا نام قیدوم ہے اور بالکل سونے سے بنا ہے اور اوسکے دربان کا نام مہتر اسرافیل ہے ایک فرشتہ باشان و شوکت بلا دلیل ہے وہان حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی حضرت عیسیٰ نے مبارکباد دی اور جو کچھ وہان کارخانۂ ایزدی نظر آے وہ سب ملاحظہ فرمائے۔

مُسَدَّس

پاؤں جب دوسرے افلاک پہ حضرت نے رکھا
شادمان ہوکے مبارک یہ مسلمان نے کہا

کب کسی اور پیمبر کو یہ رتبہ ہے ملا
جسکا مشتاق ملاقات ہو ربِّ علا

مرحبا سیدِ کونین ندیمِ داور
مرحبا جملہ رسولانِ سلف کے افسر

پھر دوسرے آسمان کے عجائب غرائب ملاحظہ فرماتے ہوے تیسرے آسمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے جسکا نام زیلون ہے اور صفائی مین مثلِ موتی کے بنا ہے دربان نام دار با وقار تیس ہزار فرشتون کے سرگرم کار تھے وہان حضرت داؤد حضرت سلیمان سے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی حضرت داؤد حضرت سلیمان بھی آپکو دیکھکر خوش ہوے اور آپکیواسطے دعای برکت کی

مسدس

سلیمان نے دی یہ خوش ہوکو دعا — مبارک ہو دیدار رب العلا
کسیکو نہین ایسا رتبہ ملا — کرون کس زبان سے مین مدح وثنا

چہ نعتِ پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبیِّ الورا

غرضکہ جب تیسرے آسمان کی سیر کر چلے تو چوتھے آسمان پر داخل ہووے جاننا چاہیے کہ نام اوس آسمان کا بھلون ہے اور دربان وہان کا اسم با مسمے موسائیل ہے وہان بھی قدرت خدا نظر آئی وہان کے رہنے والون نے آپ کے دیدار سے راحت پائی پھر حضرت نوح اور حضرت ادریس اور فرعون کی بی بی اور حضرت موسیٰ کی مان اور حضرت عیسیٰ کی مان بی بی مریم سے ملاقات ہوئی اون سبھون نے بھی آپ کے واسطے دعا خیر کی پھر وہان سے پانچوین آسمان پر رونق افروز ہووے جسکا نام اسبیا ہے اور دربان اوسکا سقطائیل ہے پانچ لاکھ فرشتے اوسکے تابعدار ہین عبادت اللہ تعالیٰ کی اون کے کاروبار ہین وہان حضرت اسمٰعیل وہ لوط و یعقوب و ابراہیم و اسحاق سے ملاقات ہوئی اون سبھون نے بھی آپکو مبارک باد اور دعا دی۔ شعر

یہ دی سب نے ملکر دعا آپ کو — مبارک ہو یہ مرتبہ آپ کو

بعد اسکے چھٹے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا جسکا نام عاروس ہے اوسکو بالکل موتی کا بنایا دربان وہان کا دعائیل ہے لاکھون فرشتے اوسکے خدمت گذار ہین وہان حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی اور رباب الامان کی سیر کی وہانکے ملائک زیارت سے رسول پاک کے خوش ہو ہو کر کہتے تھے

غزل

مدت سے ہون مین طالب دیدار محمد — آنکھین ہین ترستی پئے آزار محمد
موسیٰ نے کہا دیکھکے انوارِ محمد — دیدار ہے معبود کا دیدار محمد
جو وصف لکھون ہے وہ سزاوار محمد — فرمان خداوند ہے گفتار محمد

کہتے تھے رسولانِ سلف یہ شب اسرار — اسرار سے خالی نہین اسرار محمدؐ
تکلیف سے ان دونونکی تکلیف ہے مجکو — شبطین کے حق مین تھی یہ گفتار محمدؐ
دن رات تمناے ندیمؔ دلِ شیدا — اللہ سے دکھلا بے مجھے دیدار محمدؐ ہو ؟

قصہ مختصر ساتوین آسمان پر پہونچے جسکا نام سحاقائیل ہے اور وہ بالکل نور کا بنا ہوا ہے اور دربان وہان کا روحائیل ہے نور کا جہان بے دلیل ہے وہان حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کرسیٔ جواہر پر بیٹھے دیکھا اور بیت المعمور کے ملاحظ سے حظ اوٹھایا گرد بیت المعمور کے بے شمار فرشتون کو طواف کرتے پایا لکھا ہے کہ بیت المعمور اللہ تعالیٰ نے یاقوت سرخ اور گوہر شفاف اور زمرد سبز سے بنایا ہے اور اوسمین تیرہ سو باب یاقوت کے ہین اور صحن اوسکا موتی کا ہے اور بزرگی اوسکی سواے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہے جب اوس مقام پر سید عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم پہونچے تو براق سے نیچے اوترے حضرت جبرئیل نے وہان بھی اذان دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ملائکہ مقربین اور ارواح صالحین کے دو رکعت نماز پڑھی پھر تین پیالہ شہد اور دودھ اور شراب کے وہان بھی آئے اور دوسری روایت مین ہے کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا حضرت جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پیالون مین سے بھی جس پیالہ کو قبول فرمائی پی لیجیے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دودھ کا پیالہ اوٹھا کر نوش فرمایا اوسوقت گروہ ملائکہ نے خوش ہوکر سنایا

غزل

خلق کے ہادی رہنما نامِ خدا تمہین تو ہو — امت کے اپنی پیشوا نامِ خدا تمہین تو ہو
شیر کا جام پی لیا شاد ہمارا دل کیا — شافعِ حشر بر ملا نامِ خدا تمہین تو ہو

حق کے ندیمؔ برملا شان کریم مرحبا
افسر جملہ انبیا نامِ خدا تمہین تو ہو

خوب کیا آپنے جو دودھ کا پیالہ پی لیا لیکن تھوڑا دودھ جو پیالے مین بچ رہا اس سبب سے

تھوڑا ساگناہ آپکی امت مین باقی رہ گیا یہ سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم افسوس کرنے لگے اور ارادہ کیا کہ اب پی جاؤن حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا حبیب خدا شافع روز جزا جو ہونا تھا سو ہو گیا اب قلم قدرت کا لکھا ٹ نہین سکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل تمنے پہلے مجھسے کیون نکہا یہ کہکر آپ آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے جبرئیل وہان سے قدم آگے نہ بڑھا سکے اور اسطرح عرض کرنے لگے۔

اجازت طلب ہون شہ خوشخصال	بڑھون یان سے آگے نہین ہی مجال

تھوڑی دور چلکے براق بھی اپنی رفتار سے عاری ہوا اور آگے جا نہ سکا اوسوقت ایک تخت نورانی جسکو رفرف کہتے ہین درگاہ الہی سے آیا آپنے اوس تخت پر جلوس فرمایا یعنی اوس تخت پر سوار ہوکر عرش برین کے نزدیک پہونچے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے قریب پہونچے تو آپنے نعلین پاے مبارک سے اوتارنیکا ارادہ کیا اوسوقت عرش برین ہلنے لگا حکم الہی ہوا کہ اے حبیب میرے نعلین پاؤن سے نہ اوتارو اسی طرح نعلین پہنے میرے پاس چلے آؤ آپنے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین پاؤن سے اوتارو پھر طور پر آؤ پس عرش برین تو اوس جگہ سے کہین بہتر ہے نعلین پاؤن سے کیونکر نہ اوتارون خطاب آیا کہ اے محبوب میرے موسیٰ کو نعلین اوتارنیکا اسواسطے حکم ہوا تھا کہ خاک طور سینا کی اون کے پاؤن مین لگے اور اوس خاک سے اونکو بزرگی ملے اور تمکو نعلین اوتارنیکا اسواسطے حکم نہین ہے کہ تمہاری خاک نعلین سے عرش کی عزت بڑھے سن اے محبوب میرے جب مینے عرش برین کو بنایا تھا تو اوسکو قرار نہ آتا تھا یعنی ہلتا تھا مینے اوس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے حبیب کو اپنے پاس بلاوینگے تو اوسکی نعلین کا گوشوارہ تجھکو عطا فرماوینگے اوسدن سے عرش برین نے قرار پکڑا اور تمہاری زیارت کا مشتاق ہوا اسوقت تمہارا نعلین پاؤن سے اوتارنا اسے ناگوار گذرا اسوجہ سے پھر ہلنے لگا

اے حبیب میرے نعلین پاؤن سے نہ اوتارو اسکا زیور اسکو عطا کر دو غرض حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نعلین پہنے ہوے عرش برین پہ قدم رنجہ فرمایا درگاہ الٰہی سے اُدْنُ مِنِّیْ کا خطاب پایا مقام دنی فتدلی سے فائز ہو کر مکان قاب قوسین او ادنیٰ مین پہونچے وہان جاکر رونگٹا رونگٹا دیدۂ شوق بنگیا اور آنکھون مین سرمہ مازاغ البصر وماطغیٰ کا لگا پھر آپ وہان سے ہزارون پردے نور کے طے کر کے مقام خاص تک پہونچے وہان آپکو اللہ تعالیٰ کے جلال کی دہشت پیش آئی اوسوقت یار غار غمگسار ابوبکر صدیق کی آواز اللہ تعالیٰ نے سنائی کہتے ہین قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ یعنی ٹھہرجا اے محمد کہ پروردگار تیرا نماز اداکرتا ہے پھر آپنے عین اتصال دائرۂ وصال مین پروردگار عالم سے پوچھا کہ یاالٰہی وہ آواز کسکی تھی اور تیرا نماز پڑھنا کیا تھا خود معبود بے نیاز ہے جواب ملا کہ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنے اے محمد میرے نماز واسطے تیرے اور تیری امت کے اور آواز جو تونے اپنے یار غار کی سنی صرف تیرے خوف دور ہونے کیواسطے تھی اے محبوب میرے مینے خاطر تمہاری ایک فرشتہ بصورت ابوبکر پیدا کیا اب یہ آواز ویسی تھی جس سے تمہاری دہشت دفع ہوئی اسی طرح جب مینے موسیٰ کو طور سینا پر بلایا تھا موسے ڈرے تھے مینے باتون مین لگایا تھا اور پوچھا۔ وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یَا مُوْسٰی یعنی کیا ہے تیرے دہنے ہاتھ مین اے موسیٰ پس موسیٰ نے ذکر عصا کرنا شروع کیا اور خوف جاتا رہا اے حبیب میرے تمکو بھی مینے تمہارے دوست کی آواز سنوائی کہ تمہارے دل نے راحت پائی اور میرا جمال با کمال دیکھا پھر احوال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون ممبرون کا پوچھا جو عرش کے داہنے اور بائین طرف دیکھے تھے حکم ہوا کہ اے میرے دوست عرش کے دہنی طرف جو بارہ ممبر ہین وہ اور پیغمبرون کیواسطے ہین اور اوسطرف مینے جنت کو بنایا ہے اور بائین طرف جو ایک ممبر ہے وہ خاص تیرے واسطے ہے اوس طرف دوزخ کو تعمیر فرمایا ہے اسواسطے کہ قیامت کے دن آپ اوسپر جلوس فرمائین اور دوزخیون کے گروہ کو دیکھتے جائین شاید کوئی بھولے سے آپکی

امت کا آدمی دوزخیون کے گروہ کے شامل ہوگیا ہو تو آپ بلا تامل اوسکی شفاعت فرمائیں اور اوسے جنت مین لیجائیں حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ بعد اوسکے ایک قطرہ پانی کا غیب سے میری زبان پر ٹپکا جسکی شیرینی کا بیان نہین ہو سکتا اوسی وقت مجھے علم اولین وآخرین مرحمت ہوا میرا دل روشن ہوگیا پھر نوے ہزار باتین بھید کی ہوئین جسکی خبر سوائے خدا کے کسیکو نہین۔ پھر حکم ہوا کہ اے محمد کیا چاہتا ہے عرض کیا آلہی امت کو فرمان ہوا کہ ستر ہزار کو تیری خاطر سے بخشا اور کیا مانگتا ہے عرض کیا آلہی امت کو فرمان ہوا کہ ستر ہزار کو اور بخشا راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار یہی خطاب ہوا کہ اور کیا چاہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی عرض کیا کہ یا آلہی امت کو حکم ہوا کہ اے محبوب میرے کب تک بخشش امت طلب کریگا عرض کیا کہ یا آلہی طلب کرنیوالا مین ہون اور بخشنے والا تو ہے حکم ہوا کہ اگر سب کو آج ہی کی رات بخشدون تو قیامت کے دن میری رحمت اور تیری شفاعت کیونکر ظاہر ہوگی اچھا ایک قسم تو آجکی رات بخشا اور دوسری قسم کو قیامت پر موقوف رکھا۔

غزل

بخشدون گر آپکو سارا جہان
رتبہ والا تیرا محشر کے دن
آج بخشا نصف کو یا مصطفےٰ
اب نکر اسرار بخشش دور کر

اے مرے محبوب پیاری مہمان
کون جانیگا ترا محشر کے دن
نصف کو بخشونگا مین روز جزا
سیر جنت سے جگر مسرور کر

مان میری بات کو میرے ندیم
غم مین امت کے نکر حالت سقیم

بعد اسکے بہشت اور دوزخ کی سیر کا حکم ہوا آپ پہلے بہشت عنبر سرشت مین تشریف لیگئے وہان کے باغون کی فضا اور مکانون کی ضیا اور نہرون کی کیفیت اور طرح طرح کی

نعمت کو دیکھکر شکر خدا بجالاے پھر دو مکان لعل اور زمرد کے خواجہ عالم صلعم ملاحظہ فرماتے
ہوے آنپے داروغہ جنت سے پوچھاکہ اے رضوان یہ دو مکان کسکے واسطے بنے ہین رضوان
سر جھکاکر عرض کرنے لگا کہ یا حضرت اس بات کو نہ پوچھیے خوشی مین رنج پیدا نہ کیجیے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رنج کرنے سے کیا حصول ہے جو کچھہ مرضی خدا ہے مجھے قبول
ہے اوسوقت داروغہ جنت نے اون مکانون کی خلاصہ کیفیت بیان کی کہ یا حبیب خدا شافع
روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونون مکان آپ کے دونون نواسون کے واسطے بنے ہین اور
انکے مختلف رنگ ہونیکی یہ وجہہ ہے کہ بڑے نواسے آپ کے امام حسن بعد آپ کے زہر
سے شہید ہون گے رنگ اونکا وقت رحلت سبز ہوجائیگا اسواسطے یہ مکان اونکے واسطے
سبز زمرد سے بنایا گیا ہے اور دوسرا جو لعل کا بنا ہے اسواسطے کہ وہ بعد آپ کے تلوار سے
شہید ہونگے اور کپڑے اونکے خون سے لال ہوجائینگے راہ خدا مین اپنے سر کو کٹائینگے
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کی سیر کو متوجہ ہوے اور دیر تک اوسکی حرارت کو ملاحظ
فرماتے رہے طبقۂ اول مین بہ نسبت اور طبقون کے عذاب کم تھا توبھی ستر ہزار پہاڑ
آگ کے اور ہر پہاڑ میں ستر ہزار جنگل آگ کے اور ہر جنگل مین ستر ہزار غار شعلے کے اور
ہر غار مین ستر ہزار شہر آگ کے اور شہر مین ستر ہزار مکان آگ سے بھرے ہوے اور ہر
مکان مین ستر ہزار سرائے شرر ریز اور ہر سرا مین ستر ہزار خانہ انگر اور ہر خانہ مین ستر
ہزار صندوق آگ کے اور ہر صندوق مین ستر ہزار طرحکا عذاب تھا اور ستر ہزار دریا
آگ کے جاری تھے۔ وہ کیسے دریا کہ جنکے ایک دریا مین ساتون آسمان اور ساتون زمین
غرق ہوجائین اور تمام فرشتے ستر ہزار برس تک اوسکی تھاہ ڈھونڈھین تو نپائین حضرت
سید عالم شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھکر مالک داروغۂ دوزخ سے پوچھاکہ یہ طبقہ
کسکے واسطے تجویز ہوا ہے مالک نے کچھ جواب ندیا پھر پوچھا اوسنے شرم سے سر جھکا لیا
اوسوقت جبرئیل نے آپکی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا حبیب اللہ مالک اسکے

اظہار مین آپ سے شرماتا ہے فرمایا بے تکلف بیان کرے شاید کچھ اسکا آج تدارک ہو جاے تب مالک نے عرض کیا کہ یا رحمۃ للعالمین یہ طبقہ نار یہ آپکی امت گنہگار کیلئے بنا ہے آپ اپنی امت کو گناہ کرنے سے منع کیجئے و نہ مجھے عذاب کم کرنیکی مجال نہو گی او سوقت حضور سے شرمندگی کمال ہو گی پس یہ حال سنکر خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور عمامہ سر مبارک سے اوتار کر درگاہ الٰہی مین مناجات فرمانے لگے کہ خداوندا میری امت کے لوگ بہت ضعیف وناتوان ہونگے متحمل اس عذاب کے کہاں ہون گے اے بے نیاز تو نے مجھے تاج شفاعت عنایت فرمایا ہے وعدہ سماعت کیا ہے تو غفور الرحیم ہے آپ یہ فرماتے تھے اور آنسو چشم مبارک سے بہاتے تھے جبرئیل امین اور ملائکہ مقربین آپ کے ساتھ صرف مناجات مین شامل تھے ناگہان دریاے رحمت جوش مین آیا دعا نے درجہ قبولیت کا پایا خطاب ہوا کہ محبوب میرے آپ ہرگز اس بات کا غم نہ فرمائین بلکہ بے فکر ہو جائین قیامت کے دن آپکی شفاعت سے اتنے لوگ بخشدونگا کہ آپ خوش ہو جائینگے

غزل

بھولے نہین دوستو حضرت شب معراج — خالق سے لیا وعدہ رحمت شب معراج
مانگی جو دعا بھی تو خدا سے یہی مانگی — تو بخشدے یا رب میری امت شب معراج
اس سیر کے [illegible] کہ گذری نہین ساعت — دیکھا اے نبی دوزخ و جنت شب معراج
مرسل تو کئے خلق بہت خلق مین حق نے — جز آپ کے کی کسکو عنایت شب معراج

کچھ غم نہین محشر کا نہ کر اے دل شیدا
بخشش کی نبی لاے ہین نعمت شب معراج

پھر پچاس وقت کی نماز اور ایک برس کے روزون کا حکم ہوا اور دنیا کی طرف آنیکا حکم ملا آتے وقت چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوی حضرت موسیٰ نے آپ سے پوچھا کہ عبادت امت کے واسطے کیا حکم ہوا۔ آپ نے فرمایا پچاس وقت کی نماز اور ایک برس

سے روزون کا حضرت موسیٰ نے کہا یا حبیب خدا میری امت کے واسطے ایک وقت کی نماز اور چالیس روزون کا حکم ہوا تھا اسمین بھی اون سے غفلت ہوتی تھی اور آپ کی اُمت سے ایک برس کے روزے اور پچاس وقت کی نماز کیونکر ادا ہوگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیے کہ اسی وقت اللہ تعالیٰ سے عرض کر کے کچھ کم کرا لیجئے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین عرض کیا کہ خداوندا ایک برس کے روزے اور پچاس وقت کی نماز بہت سہے میری امت سے کیونکر ادا ہوگی پھر چالیس وقت کی نماز اور پانچ مہینے کے روزونکا حکم ہوا خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ یہ بھی بہت ہے پھر بیس وقت کی نماز اور تین مہینے کے روزونکا حکم ہوا آپ نے عرض کیا کہ یہ بھی بہت ہے الغرض بعد اسرار بسیار کے پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزون کا حکم ہوا- اور ثواب پچاس وقت کی نماز اور برس دن کے روزونکا قائم رہا غرضکہ جب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوی تب دولت رخصت حصول ہوئی پس آپ پانچوین اور چوتھے اور تیسرے اور دوسرے اور پہلے آسمان پر ہوتے ہوے دولت سراے خاص مین تشریف لائے تو دیکھا زنجیر حجرہ ہلتی ہے اور بستر آرام کرنیکا اوسی طرح گرم ہے اور جس جگہہ وضو کیا تھا وہ زمین نرم ہے صبحکو آپنے حال معراج کا سبکے سامنے بیان فرمایا سب سے پہلے صدقت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبان پر آیا خطاب صدیق اکبر کا پایا اور ابوجہل نے کہا کذبت یعنے جھوٹے ہو وہ زندیق ہوا-

اوسکی تعریف کو سچ سمجھا وہ صدیق ہوا	جھوٹ سمجھا جو وہ کافر ہوا زندیق ہوا

غزل

ہے آئینۂ نور احد روے محمدؐ	مسجود جہان ہے خم ابروے محمدؐ
آدم کو ملک کسلیے سجدہ نہین کرتے	پیشانی مین تھا جلوۂ دیدار محمدؐ
الحمد اگر حمد خداوند جہان ہے	والشمس ہے وصف رخ نیکوے محمدؐ

یعقوب کا نہ کیونکر دماغ ہوتا معطر	تھی جامۂ یوسف مین بسی بوی محمدؐ
عیسیٰ جو گئے چرخ چہارم عجب کیا	تا عرش گئے اقدامِ نکوی محمدؐ
ہوتے ہین عیاں گردِ قمر جسطرح انجم	اصحاب تھے یون رونق پہلوی محمدؐ

گلچین چمن وصف کا گر تو ہے ندیم اب
اوس پھول کو لے جسمین ہی خوشبوی محمدؐ

دیگر

تھے جان نثار حضرت کے یار کیسے کیسے	اصحاب کیسے کیسے انصار کیسے کیسے
سب تھے خدا کے بندے پر تھی نبی کی بندگی	اللہ رے تھے آگے دیندار کیسے کیسے
بخشش نبی نے اپنے اسلام کو ترقی	ہر چند تھے عدو بھی اشرار کیسے کیسے
دینِ نبی کا جو شہرہ چار و طرف کو پھیلا	دل سے ہوے مسلمان کفار کیسے کیسے
سجدہ کیا بتون نے نورِ محمدی کو	ایمان لاے اہلِ زنار کیسے کیسے
جسکو کیا اشارہ گویا گواہ وہ تھا	تھے آپکے ہواخواہ اشجار کیسے کیسے
چاہی پے نبوت جب منکرون نے شاہد	طائر تھے بولنے پر طیار کیسے کیسے
مولود خوانی جیسے کی اختیار ہمنے	مداح ہین ہمارے دیندار کیسے کیسے
دعوای نعت گوئی ہرگز نہین ہے مجھکو	لکھے ندیم لیکن اشعار کیسے کیسے

سا روایت محمد حفاظت حسین نے اپنی کتاب عقدۃ الجواہر مین اور مولانا جعفر بن عبدالکریم شافعی مدنی نے اپنی کتاب برزنجی شریف مین اور اور بزرگون نے اپنی اپنی کتابون مین اس روایت کو لکھا ہے چنانچہ قصص الانبیا مطبع کلکتہ مین یہ روایت لکھی ہے۔ چنانچہ اسی روایت کے بارہ مین اور دو چار دلائل لکھتے ہین مولانا کرامت علی جونپوری نے اپنی کتاب شمائل ترمذی مین اور مولانا کافی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب بہار خلد کے اکیسو بتیس صفحہ مین لکھا ہے۔

عن ابی طلحہ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع

ورفعنا عن بطوننا حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین یعنے ابی طلحہ سے روایت کہا شکایت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرسنگی کے اور دکہانے اپنے اپنے شکم پر ایک ایک پتھر جو شدت بھوک سے باندھے تھے پس آپنے اپنے شکم مبارک سے دو پتھر نکالے اور ہلوگونکو دکھلایا۔

اور پھر اوسی کتاب کے صفحہ ایکسو چوبیس ۱۲۴ مین ہے۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد اخفت فی اللہ وما یخاف احد ولقد اوذیت فی اللہ وما یوذی احد ولقد اتت علی ثلثون من بین لیلۃ ویوم مالی ولبلال طعام یاکلہ ذو کبد الا شئ یواریہ ابط بلال (ترجمہ) حضرت انس سے حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ڈرایا گیا مین اللہ تعالیٰ کے بارے اور نہ خوف ولایا گیا مثل میرے کوی اور البتہ اطاعت باری تعالیٰ مین ایذا دیگئی مجھے جیسے ایذا کسیکو نہین دیگئی اور گذرے مجھپر تیس دن اور تیس راتین یعنے کامل مہینہ اور مین اور بلال اوسی آفت رجوع مین مبتلا تھا اور کوئی چیز ایسی جو کوی جاندار کے کھانیکے لائق ہو نہین ملتی تھی مگر نہایت مختصر جو بلال کی بغل مین پوشیدہ ہوجاتی تھی۔

اور اور بھی اکثر معتبر کتابون مین یہ روایت ہے اگر کسی رکابی مذہب والیکو کلام ہو تحریر فرمائین جواب بخوبی دیا جائیگا فقط والسلام۔ مگر پڑھنے والیکو لازم ہے خلاصہ کرکے ہر ایک کو سمجھائے کیونکہ رسول پاک صلعم نے دنیا کی دولتکو قبول نہین کیا اور امت کیواسطے دولت عقبیٰ جمع کیا۔

مناجات

حاضرین با نیاز با صد ادب	ہاتھ اوٹھاؤ دعا کے خاطر سب
یا خدا انکی آج ہے شادی	اون کے گھر کی صدا ہو آبادی
بطفیل رسول یا اللہ	بطفیل بتول یا اللہ

دار فانی سے ... کے
چار یار نبیؐ کی خاطر سے
کر عطا رزق غیب سے سبکو
عیش و آرام رزق و راحت دی
یا الٰہی جو ہینگے بے اولاد ہو
نہ قضا ہو نماز اے داور
نزع کیوقت ہو نہ درد شدید
جب نکیرین قبر مین آئین
بطفیل علی حسن و حسین
حشر مین مومنون پہ اے مولا
حشر مین کبھیو نہین رسوا
اہل اسلام کے گنہ یارب
امتِ احمدی کو عزت دے
ہاتھ سے ایک اک مسلمان کے
اہل اسلام مثل شمشیر رہین
اور ... بیون کو بھی اے
رہین سلطان روم
میرے یارون کو اور عز
دوست میرے سدان
مستجاب ہو دعا ند ...
نہ رہے کوی آرزو

راہ عقبیٰ کی ہمکو دکھلاوے
مومنونکو تو نیک ہدایت دے
درد و غم سے نجات دے سبکو
اور حسب الطلب تو دولت دی
شاد کر اون کو اور دے اولاد
ظہر و مغرب عشا نہ عصر و سحر
سب کے لب پہ ہو کلمۂ توحید
کچھ نہ مجھپر عذاب وہ لائین
دور کر صدمۂ عذاب الذین
چتر سر پر ہو سایۂ طوبیٰ
اور تمناے دل کو کر پورا
بخشدے سب طفیل ...
اور بے دینون کو ...

اطلاع عام

...ع ہو کہ کتب مفصلہ ذیل کا حق تصنیف و تالیف محفوظ...
...حب اہل مطبع یا تاجران کتب بغیر اجازت مصنف...
موصوف کتب مندرجہ ذیل سے کسی کتاب کے چھاپنے...
قصد نکرین ورنہ باالعوض نفع قلیل کے نقصان کثیر...
ہان جسقدر کتب ذیل سے درکار ہون قیمت مقررہ...
کتاب جناب شیخ قاری نور محمد صاحب متخلص...
رادہا ملک بانع لین - راجہ بازار کلکتہ سے...
...سے طلب فرماوین فقط

کتب مفصلہ ذیل

منظر اولیا | اعجاز ندیم حق
۱/۴

ارکان رمضان | ازکار رمضان